سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

بدھ،26۔اکتوبر2022

(یوم الاربعاء،27۔ربیع الاوّل1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد42 : شمارہ 2

59

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2022)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 کے سفارش کردہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد 95 اور تمام دیگر متعلقہ قواعد کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022، جیسا کہ سپیشل کمیٹی نمبر 12 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 منظور کیا جائے۔

60

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- ایک وزیر ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- ایک وزیر محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سکیم "فنانشل اور ڈیجیٹل مداخل کے ذریعے کسان کی خودمختاری" کے حسابات پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے مالی سال 18-2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- ایک وزیر پراونشل ٹیکس مینجمنٹ سسٹم، پنجاب ریونیو اتھارٹی پر آئی ایس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4- ایک وزیر حکومت پنجاب کے اخراجات کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 (والیم اوّل اور دوم) ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5- ایک وزیر حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

6- ایک وزیر میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ، برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7- ایک وزیر یونین کونسل-147، رزاق کالونی لاہور کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

8- ایک وزیر دانش سکول (بوائز اینڈ گرلز) ہرنولی، ضلع میانوالی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

9- ایک وزیر میونسپل کمیٹی جہلم کی جانب سے میونسپل سروسز کی فراہمی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 20-2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

61

(سی) عام بحث

1۔ **سیاسی صورتحال پر عام بحث**

ایک رکن سیاسی صورتحال پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ **بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث**

ایک رکن بڑھتی ہوئی مہنگائی پر عام بحث کی تحریک ایوان میں پیش کریں گے۔

63

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

بدھ، 26-اکتوبر 2022

(یوم الاربعاء، 27-ربیع الاوّل 1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 26 منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ
مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۝١٠٥ اِنَّ فِيْ هٰذَا
لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ۝١٠٦ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝١٠٧

سورۃ الانبیاء (آیات نمبر 105 تا 107)

اور ہم نے نصیحت (کی کتاب یعنی تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے (105) عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے اس میں (اللہ کے حکموں کی) تبلیغ ہے (106) اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے (107)

وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرے حضور ﷺ سا صاحب جمال کوئی نہیں
وہ بے مثال ہیں ان کی مثال کوئی نہیں
میرے حضور ﷺ کی سیرت فروغ پائے گی
یہ وہ کمال ہے جس کو زوال کوئی نہیں
میرے حضور ﷺ میری حاجتیں سمجھتے ہیں
اسی لئے میرے لب پر سوال کوئی نہیں
دنیا میں یوں کروڑوں ہیں عاشقان رسول ﷺ
مگر یہ سچ ہے کہ ان میں بلال کوئی نہیں

حلف

نو منتخب اراکین اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ تین نو منتخب اراکین چودھری افتخار احمد بھنگو PP-139، جناب محمد فیصل خان نیازی PP-209 اور ملک محمد مظفر خان PP-241 حلف اٹھانے کے لئے ایوان میں موجود ہیں۔ ان سے استدعا ہے کہ وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست پر کھڑے ہو جائیں اور حلف کے بعد حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر نے نو منتخب اراکین چودھری افتخار احمد بھنگو، جناب محمد فیصل خان نیازی اور ملک محمد مظفر خان سے حلف لیا)

جناب سپیکر: آپ تینوں حضرات کو بہت مبارک ہو۔ اب آپ حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط کریں۔

(اس مرحلہ پر تینوں معزز اراکین نے حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

اگر نو منتخب اراکین اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں تو ترتیب کے ساتھ وہ بات کریں گے۔ پہلے چودھری افتخار احمد بھنگو پھر جناب محمد فیصل خان نیازی اور اُن کے بعد ملک محمد مظفر خان بات کریں گے۔

چودھری افتخار احمد بھنگو: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے جو کامیابی نصیب ہوئی ہے اس پر میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔ میرے قائدین میاں نواز شریف، حمزہ شہباز شریف اور محترمہ مریم نواز شریف نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے پارٹی ٹکٹ دیا لٰہذا میں اُن کے اعتماد پر اِنشاء اللہ پورا اتروں گا اور پارٹی کے ساتھ خلوصِ دل سے ہمہ وقت تیار رہوں گا۔ میں آج سے 32 سال پہلے میاں نواز شریف کی قیادت میں دو دفعہ ایم پی اے رہ چکا ہوں، میں نے اپنے علاقے کی خدمت کی ہے اور آئندہ بھی اِنشاء اللہ خدمت کرنے کی کوشش کروں گا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد فیصل خان نیازی!

جناب محمد فیصل خان نیازی: جناب سپیکر! بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ہر ابتدا سے پہلے ہر انتہا کے بعد
ذات نبی بلند ہے ذات خدا کے بعد
دنیا میں احترام کے قابل ہیں جتنے لوگ
میں سب کو مانتا ہوں مگر مصطفی کے بعد

جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا شکر ادا کرتا ہوں اس کے بعد میں اپنے حلقے کے لوگوں کا اور بالخصوص میرے حلقے میں جو Christian Community تھی جنہوں نے میرے ساتھ stand کیا اور میری support کی میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں پارٹی چیئرمین عمران خان صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے میرے جیسے کارکن پر اعتماد کیا اور مجھے ٹکٹ allot کیا اور اللہ کے فضل سے عمران خان صاحب کے نظریہ کے ساتھ آج میں پھر اس ہاؤس کا حصہ ہوں جس ہاؤس کو میں نے دو تین ماہ پہلے جب regime change operation ہوا پاکستان میں اور پاکستان کی 22 کروڑ عوام کے منتخب وزیراعظم کو جب کرسی سے ہٹایا گیا تو میرے ضمیر کی آواز تھی یہ سیٹیں آتی جاتی رہتی ہیں ہم نے پاکستان اور پاکستان کے مستقبل کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جن لوگوں نے سازش کی اور سازش کے تحت انہوں نے پاکستان کی حکومت حاصل کی تو بہتر یہ تھا میں اپنی سیٹ چھوڑوں اور دوبارہ اپنے حلقے کی عوام کے پاس جاؤں اور میں اپنے حلقے کی عوام کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک بار پھر مجھ پر اعتماد کیا اور جو لوگ کہتے تھے یہ سیٹ 2018 میں PML (N) نے آپ کو دی تھی تو اس پر میں پھر دوبارہ اپنے حلقے کے لوگوں کے پاس گیا اور انہوں نے مجھ پر اعتماد کیا اور مجھے آج پھر سے منتخب کیا ہے۔ پاکستان کی سیاست کی جو آج کل صورتحال ہے۔ ہمارے اس ہاؤس اور نیشنل اسمبلی کے تمام ممبرز کو چاہئے کہ ہم consensus build کریں اور پاکستان کا اور پاکستان کی عوام کے مستقبل کا سوچیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، ملک محمد مظفر خان!

ملک محمد مظفر خان: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

سب سے پہلے میں شکر ادا کرتا ہوں اللہ پاک کی ذات کا اللہ پاک نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقے مجھے کامیابی سے ہمکنار کیا اور اس کے بعد میں اپنے حلقے کی عوام کا شکر گزار ہوں۔ جس جگہ سے میں election لڑ کے آیا ہوں وہاں status quo کو توڑ کر آیا ہوں اور وہاں جو موروثی سیاست، پیسے کی سیاست کو اور غلامی کی زنجیروں کو توڑ کر وہاں کی عوام نے مجھے آج elect کیا ہے۔ اصل میں یہ جیت میری نہیں ہوئی عمران خان صاحب کا جو بیانیہ تھا اس کی جیت ہوئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاءاللہ میں 12 سال پہلے بھی اس پارٹی کا worker رہا ہوں اس ایوان میں آنے سے پہلے بھی اس پارٹی اور ملک و قوم کے لئے کام کرتے رہے ہیں۔ اس ایوان کے اندر بھی اب اپنے ملک و قوم اور خود مختار پاکستان جو عمران خان صاحب نے ہمیں خواب دکھایا اس کے لئے ہم کام پہلے بھی کر رہے تھے اور اب اس ایوان میں بھی وہ کام کریں گے۔ عمران خان صاحب نے جو long march کی call دی ہے اس کے لئے خان صاحب جب بولیں گے میں اور میرے حلقے کی عوام اس کے لئے تیار ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آخر میں اپنے چیئرمین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے جیسے عام ایک worker پر اعتماد کر کے مجھے ٹکٹ دیا اور آج یہ جو سیٹ ہے یہ بھی عمران خان صاحب اور میری حلقے کی عوام کی امانت ہے۔ بہت مہربانی۔ شکریہ

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب سپیکر: راجہ بشارت صاحب ایوان میں رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ اس کے بعد ملک صاحب آپ کو بات کرنے کا موقع دیتا ہوں صرف ایک منٹ رک جائیں یہ صرف ایک رپورٹ ہے۔

مسودہ قانون(ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022 کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 12 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ

The Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12.

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔ ملک غلام قاسم ہنجرا آپ بات کرلیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس کے بعد مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب آپ senior ہیں پہلے آپ بات کرلیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! نہیں پہلے ملک صاحب اپنی بات کرلیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، ملک غلام قاسم ہنجرا!

کوٹ ادو میں ڈکیتی کے دوران قتل ہونے والے تین چچازاد بھائیوں کے قاتلوں کو گرفتار کرکے سخت سزا دلوانے کا مطالبہ

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہوں گا کہ کوٹ ادو جو کہ ابھی ضلع بنا ہے۔ وہاں پر آج سے دو دن پہلے ایک واقعہ پیش آیا ہے۔ جہاں پر تین چچازاد بھائیوں کو ڈکیتی کے دوران قتل کیا گیا۔ اس حوالے سے اس ایوان کو کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک موٹر سائیکل چھینا گیا اور اس کی پولیس کو اطلاع دی گئی جہاں پر یہ واقعہ ہوا اس سے کچھ فاصلے پر ایک شادی کی تقریب ہو رہی تھی جس سے موٹر سائیکل چھینا گیا اس نے وہاں پر شادی کی تقریب میں کسی کو call کی وہاں سے کچھ لوگ اس snatcher کے سامنے آئے ہیں۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ تین بچے جو چچازاد بھائی تھے جن کی عمریں 15 سے 18 سال کے درمیان تھی جنہیں گولیاں لگیں اور موقع پر وہ جاں بحق ہو گئے۔ اس واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی جس کے تقریباً دو گھنٹے بعد پولیس موقع پر پہنچی۔ آپ کو حیرانی ہو گی کہ جس جگہ یہ وقوعہ ہوا ہے وہاں سے تھانہ آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ہنجرا صاحب! تھانہ کون سا ہے؟

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! تھانہ صدر کوٹ ادو ہے جو کہ وقوعہ سے صرف آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ DSP کا دفتر تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، DPO کا دفتر بھی تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بارات پر فائرنگ ہوگئی ہے اور آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کتنی بے حسی ہے کہ ہم بحیثیت قوم اس حال پر پہنچ گئے ہیں کہ جو کچھ ہو تا رہے ہو تا رہے۔ کیا وہ کسی کے بچے نہیں تھے، کیا وہ کسی ماں کے بیٹے نہیں تھے یا وہ کسی کے بھائی نہیں تھے؟ ارشد شریف صاحب بیرون ملک قتل ہوئے جس کا بہت افسوس ہوا ہے۔ وہ ایک سینئر صحافی تھے جن کے قتل پر پورا ملک ہل گیا ہے۔ ہر جگہ سوشل میڈیا، میڈیا، اخبارات اور اسمبلیاں سب جگہ بحث ہو رہی ہے لیکن ایک گھر میں تین بچوں کی لاشیں at a time گئیں اور پولیس ابھی تک کوئی سراغ نہیں لگا سکی۔ اس وقوعہ پر کسی ایک پولیس والے کو معطل نہیں کیا گیا نہ کسی SHO کو، نہ DPO کو اور نہ DSP کو بلکہ کسی ایک حوالدار کو بھی معطل نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! صوبہ پنجاب میں یہ ہو رہا ہے تو میں ایوان کو، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ صاحب کو request کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس واقعہ کے اوپر سخت کارروائی کا حکم دیں، مجرموں کو قرار واقعی سزا ملنی چاہئے اور ان پولیس ملازمین کو بھی جو موقع پر نہیں پہنچے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر تھانہ ہے لیکن پولیس موقع پر نہیں پہنچی۔

جناب سپیکر: جی، بالکل صحیح۔ وزیر قانون تشریف رکھتے ہیں تو وہ معزز ممبر کے ساتھ بیٹھیں اور کل جمعرات ہے۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا تھا کہ جتنی تفصیل سے میرے بھائی نے یہاں پر ذکر کیا ہے تو میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کیونکہ اس وقت ہمارے پاس دوسری طرف سے کوئی point of view نہیں ہے۔ جو معزز ممبر نے فرمایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن اس کا ایک طریق کار ہے۔ اگر میرے بھائی Call Attention Notice جمع کروادیں تو اس پر ہم وہاں سے رپورٹ منگوا لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل میں بھی یہی کہنے لگا تھا کہ Call Attention Notice جمع کروائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر نہیں تو ابھی اجلاس ختم ہونے کے بعد ہمارے پاس آئیں تاکہ لاء منسٹر صاحب اور میں ان کے ساتھ بیٹھ کر مقامی پولیس سے رپورٹ مانگ لیتے ہیں لیکن Call Attention Notice ضرور جمع کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل درست فرمایا۔ لاء منسٹر صاحب اور راجہ صاحب معزز ممبر کے ساتھ مل کر بیٹھیں اور اس کا کوئی حل کریں لیکن Call Attention Notice بھی جمع کروادیں۔ یہ بہتر ہو گا میں بھی یہی کہنے لگا تھا۔ جی، رانا اقبال صاحب!

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ

اندازِ بیاں اگرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ آپ کے دل میں اُتر جائے میری بات

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ summoning, prorogation on sitting and oath Rule of Members اس میں آپ Rule کی کتاب دیکھیں تو "کورم" کے

حوالے سے اس میں 5ویں نمبر پر ہے کہ کورم کے بغیر کوئی کارروائی نہیں ہو سکتی۔ ہم نشاندہی کرتے ہیں اور آپ ماشاء اللہ ہماری طرف تو بالکل ہی دھیان نہیں دیتے۔ جب ہم اپنی پُوری آواز سے بھی کہتے ہیں تو آپ سنتے نہیں ہیں لیکن کورم کے بغیر کوئی کارروائی بھی قانونی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں اور ہماری بات پر ذرا دھیان کیا کریں اس حد تک کہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہماری یہ بات سُن لیں کہ کورم پورا نہیں ہے۔ کورم کی گنتی سٹاف نے کرنی ہوتی ہے اور آپ کو انہوں نے بتانا ہوتا ہے لیکن ہم نے جو گنتی کی وہ 46 ممبران اس دن ایوان میں موجود تھے۔ میرے ساتھیوں نے بھی گنتی کی اور میں نے بھی گنتی کی لیکن افسوس ہے کہ آپ نے ہماری طرف بالکل ہی دھیان نہیں دیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ میرے لئے بہت محترم ہیں کہ اگر کوئی ایک ممبر بھی واک آؤٹ کرتا بہاولپور سے جماعت اسلامی کے ہمارے ایک معزز ممبر ہوتے تھے اگر وہ اکیلے بھی واک آؤٹ کر جاتے تھے ناں تو جب تک میں انہیں ہاؤس میں نہیں بلا لیتا تھا اس وقت تک میں کارروائی نہیں چلنے دیتا تھا تو مہربانی فرمائیں۔ اس کرسی پر بیٹھنے کے لئے میں نے پہلے اپنی پارٹی سے استعفیٰ دیا اور پھر اس کُرسی پر بیٹھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، صحیح ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اپوزیشن اور حکومت آپ کے لئے برابر ہیں۔ تھوڑی سی بات تو ہوتی ہے کیونکہ گورنمنٹ سے friendly تو ہوتے ہیں اس کرسی پر بیٹھنے والے لیکن اتنی زیادہ نہیں کیونکہ آپ کو ہم بار بار نشاندہی کرتے رہے ہیں مگر آپ نے اس پر دھیان نہیں دیا جس کے بعد پھر ہم واک آؤٹ کر گئے۔ ہمارے پاس اس سے زیادہ اور کوئی جواز نہیں تھا۔ میری بات سننے کا شکریہ۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ میرے بھائی ہیں، سابق سپیکر بھی ہیں اور قابل احترام بھی ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس کُرسی پر آپ ہمارے سپیکر ہیں اور اس سے ہٹ کر میں آپ کا بھائی ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! بڑی مہربانی۔ بالکل ٹھیک ہے لیکن اس دن میں نے آپ کو تین دفعہ گزارش کی کہ رانا صاحب! یہ ریکارڈ پر ہے کہ آپ تشریف لے آئیں اور آپ کا جو مؤقف ہے وہ ہمیں بتائیں۔ اس وقت آپ لوگ تقریباً 24 یا 25 تھے لیکن گورنمنٹ کے اور آپ کے ممبران ملا کر کورم پورا تھا۔ انہوں نے گنتی اِدھر یعنی آپ کی طرف سے شروع کر دی اور جب اُدھر یعنی حکومت کی طرف آئے تو کورم پورا ہو گیا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہ رہا ہوں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس بات کا خیال ضرور کرنا چاہئے کیونکہ اگر کورم کے بغیر آپ کوئی کام کریں گے تو وہ مناسب نہیں ہو گا اور قانونی نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

(اس مرحلہ پر جناب شہباز احمد کی طرف سے "تو بیٹھ جا" کی آوازیں)

جناب خلیل طاہر سندھو: "تو" کس کو کہا ہے؟

جناب شہباز احمد: میں نے تمہیں کہا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ مجھے ایسے کیوں کہہ رہا ہے؟

جناب سپیکر: No cross talk معزز ممبران خاموشی اختیار کریں۔ سندھو صاحب Chair کو مخاطب کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس کے ماموں رانا آفتاب صاحب کی میں بڑی حیا کرتا ہوں اور اسی وجہ سے میں خاموش ہو گیا ہوں ورنہ میں اس سے بڑا زمین دار ہوں۔

جناب سپیکر: سندھو صاحب! آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر آجائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ آپ کی Ruling کو چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو rules ہیں

just like جس طرح ہم کہتے ہیں کہ major Acts کو یہ Bible of the Criminal Law یا whatever جو بھی اسی طرح یعنی rules کے بغیر اسمبلی نہیں چلائی جا سکتی۔

جناب سپیکر: جی، صحیح ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ کا مجھے پتا ہے کہ آپ انتہائی honorable اور انتہائی قابل عزت ہیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ سے misconception کے طور پر ایک فیصلہ کروا لیا گیا۔ Rule 210(3): If any Member is ordered to withdraw a second or subsequent time in the same session, the Speaker may direct the member to absent himself from the sittings of the Assembly for any period not exceeding fifteen days and the member so directed shall absent himself accordingly اس کے شروع میں جو same session ہوتا ہے ایک دن کے لئے 210 کے تحت معطل کیا جا سکتا ہے same session میں لیکن پتا نہیں مجھے یہ لفظ کہنا چاہئے یا نہیں کہ جیسے بھی وہ جلدی میں ڈاک نکلوا لیتے ہیں جب بندہ مصروف ہوتا ہے تو یہ ڈاک نکل گئی ہے۔

جناب سپیکر! ابھی (3) Rule 209 کے تحت you have the powers to review صرف اتنی بات کرنی ہے کہ جس نشست پر آپ تشریف فرما ہیں تو یہ بڑی قابل احترام ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہاں پر حنیف رامے صاحب، یہاں پر محترم چودھری افضل ساہی جو ہمارے صوبائی وزیر جناب علی افضل ساہی کے والد صاحب تھے، رانا اقبال صاحب اسی نشست پر تشریف فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل درست ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب افضل ساہی کے دور میں راجہ بشارت صاحب بات کرتے تھے اور اِدھر سے رانا ثناء اللہ صاحب بولتے تھے اور جواب الجواب بحث ہوتی تھی جو کہ positive ہوتی تھی تو آپ سے میری humble submission ہے کہ 209 کے تحت the Speaker may, for reason to be recorded in writing, review decision made or ruling given under sub rule (1) میری یہ آپ سے گزارش ہے کہ جن 18 ممبران کو غلط طریقے سے اس ہاؤس سے نکال دیا ہے تو اسے review کریں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ بشارت صاحب! آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے ؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں دونوں چیزوں پر بات کرنا چاہوں گا۔ میرے قابل احترام رانا صاحب نے کورم کے سلسلے میں جو فرمایا ہے میرے خیال میں اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ کورم کے بغیر اجلاس نہیں چلایا جا سکتا لیکن at the same time کورم کو point out کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے۔ رانا صاحب خود سپیکر رہے ہیں یہ اس بات سے اتفاق کریں گے کہ اگر کوئی شخص کھڑا ہو کر کورم point out کرتا ہے تو پھر اخلاقی طور پر اس کو پابند ہونا چاہئے کہ till the time of count وہ موجود رہے۔ یہاں ہوتا یہ ہے کہ جب کورم point out کیا جاتا ہے تو پھر ممبران دروازے سے باہر نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جس طرح آپ نے فرمایا اس دن exactly یہ ہوا کہ گنتی اُس طرف سے ہونا شروع ہوئی تھی تو they were counted اس میں یہ لوگ count ہو گئے تھے۔ اب بھی میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ in future جس طرف سے کورم point out ہو اُسی طرف سے گنتی شروع کی جائے تاکہ ان کا بھی ایک legislator کے طور پر فرض پورا ہو۔ یہاں رانا صاحب نے Chair کے احترام کی بات کی۔ یہ ہمارے لئے محترم ہیں میں اِن سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آج سے چند دن پہلے جو سپیکر کی کرسی کے ساتھ کیا گیا کیا وہ مناسب تھا؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ رانا صاحب نے ایک لمحے کے لئے بھی اس situation کو روکنے کی کوشش نہیں کی۔Seniors کا فرض بنتا ہے اگر ہم junior ہیں اور ہمیں کسی چیز کا علم نہیں ہے تو رانا صاحب جیسے senior کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہمیں سمجھائیں، ہمیں سکھائیں۔ جو لوگ یہاں پر سیٹیاں بجا رہے تھے ان کو روکنا رانا صاحب کا فرض بنتا تھا۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں نے آپ کو request کی کہ ان کو کہیں کہ کچھ مہربانی کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں اُن کے پاس خود چل کر گیا اور مجھے میرے بھائی سندھو صاحب نے منع کیا کہ آپ آرام سے بیٹھ جائیں ہم اس situation کو کنٹرول کرتے ہیں۔I appreciate his conduct. میں ایک بات اور بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آج ہاؤس کے احترام کی بات ہو رہی ہے۔ میں آپ اور معزز اپوزیشن سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ let's forget the past. جو ہو گیا سو ہو گیا۔ آئیں آج ہی مل کر اِس ہاؤس کے تقدس کو جس طرح پولیس کے ذریعے پامال کیا گیا اس کو condemn کریں اور اس کے لئے resolution لے کر آئیں۔ ہمیں اس طرح کی روایات قائم کرنا پڑیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم روایات قائم کریں گے تو آگے ان پر عمل ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنی ذات سے بالاتر ہو کر، party line سے بالاتر ہو کر اس معزز ایوان میں بطور ایک legislator کے جو ہمارا فرض بنتا ہے وہ کرنا چاہئے اور اس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: رانا صاحب اور طاہر صاحب! جس طرح خلیل طاہر سندھو کہتے ہیں کہ get bygones be bygones چلیں، آج سے ہی اس کی ابتدا کر دیتے ہیں کہ ہاؤس کا صحیح decorum ہو، پنجاب کو محسوس ہو کہ۔۔۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے لئے resolution لے کر آتے ہیں بلکہ یہ لے کر آئیں کہ جو کچھ ہوا اس کو ہم condemn کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب خلیل طاہر سندھو: پھر 18 ممبران بحال کر دیں یہ اچھا gesture ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ دونوں طرف سے بہت اچھی باتیں ہو رہی ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اللہ کرے یہ ماحول اسی طرح رہے اور آئندہ بھی اسی طرح چلے۔ کچھ باتیں لاء منسٹر صاحب نے درست کی ہیں لیکن کچھ باتوں کو انہوں نے نظر انداز کیا یا وہ دانستہ طور پر کرنا نہیں چاہتے تھے۔ پولیس گردی تو کسی حال میں بھی اس ہاؤس کے اندر قابل قبول نہیں ہے لیکن اب ان باتوں کو کرنا قوم کی خدمت نہیں اور نہ اس ہاؤس کی خدمت ہے۔ جس نے وہ ماحول پیدا کیا اس کو بھی سوچنا چاہئے کہ مجھے ایسا ماحول بھی پیدا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ اِس ہاؤس میں non members بھی تو آئے تھے۔ چلیں، وہ وقت گزر گیا آج بھی اس جذبے کے ساتھ جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا کہ آج سے ہم آغاز کر لیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ ہم کسی وقت بھی بہتری کی طرف چلے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جیسا کہ ابھی سندھو صاحب نے بھی request کی کہ ہمارے وہ لوگ جن کو suspend کیا گیا یا ہاؤس میں داخلے پر پابندی لگائی گئی ہے۔ آپ custodian ہیں، آپ اُن کے بھی custodian ہیں اور اس ہاؤس کے بھی custodian ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ 12 کروڑ عوام کے custodian ہیں۔ وہ representatives جو ہاؤس میں نہیں ہیں وہ ہاؤس سے باہر بیٹھے ہیں کیا ان کے حلقے نمائندگی سے متاثر نہیں ہو رہے ہیں؟ آپ بڑا دل کریں، اِن کو معافی دیں اور وہ واپس اس ہاؤس میں آئیں تاکہ اپنا کردار ادا کر سکیں۔ میں نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر request کی، آپ نے فوری طور پر وزیر زراعت کو حکم دیا کہ آپ کمیٹی بنائیں، بیٹھیں اور بات کریں۔

جناب سپیکر: جو کٹاؤ والا معاملہ تھا؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے کٹاؤ کے معاملے پر بھی حکم دیا تھا اور اس کے بعد آپ نے وزیر زراعت سے کہا تھا کہ جو sugarcane crushing season start ہونے والا ہے اس پر بھی بیٹھ کر کوئی support price کا فیصلہ کریں۔ وہ نہ ہو سکا شاید ان کی کوئی مصروفیات ہوں، شاید ان کا کوئی اور زیادہ ضروری کام ہو اس لئے وہ نہیں کر سکے۔ جن کی میں نمائندگی کر رہا ہوں، جن

کا میرے اوپر پریشر ہے کیا میں ان کے مفادات کے لئے بات نہیں کروں گا؟ اگر میرے سے کوئی چھوٹی موٹی کوتاہی ہو جاتی ہے، میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے جذبات کا اظہار کر بیٹھتا ہوں تو اس کی یہ سزا دی جائے کہ مجھے ہاؤس سے اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے اور کہا جائے کہ یہ 15 sittings میں نہیں آسکتا؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غیر جمہوری رویہ ہے۔ ہماری نظریں آپ کی طرف ہیں، آپ ایک وضع دار شخص ہیں، آپ نے ہمیشہ اس ہاؤس اور ممبران کی عزت و احترام میں اضافہ کیا ہے۔ آپ نے کبھی بھی یہ کوشش نہیں کی کہ میں کسی ممبر کو degrade کروں۔ ہم آپ سے توقع کرتے ہیں کہ آپ ہمارے مفادات کا تحفظ کریں گے۔ گجرات اور منڈی بہاؤالدین ہمارے اضلاع ہیں۔ یہ میرے پنجاب کے اضلاع ہیں ہمارے بھائی وہاں رہتے ہیں۔ آپ وہاں جتنی مرضی ڈویلپمنٹ کر دیں، آپ ایک ایک یونین کونسل کو ضلع بنا دیں ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں تو آپ کے کرموں کی گنگا بہہ رہی ہے اور ہمارے حلقوں میں نہ کوئی سڑک ہے، نہ پینے کا پانی ہے، وہاں پر لوگ pump polluted water پی رہے ہیں، وہاں خود ساختہ Industrial zone بن رہے ہیں، جن کی وجہ سے ہمارا underwater خراب ہو رہا ہے اور وہاں کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ پچھلے سوا چار سال میں کیا میرے حلقے میں ایک سنگل پنی بھی خرچ ہوئی؟ کیا میرا tax payer نہیں ہے؟---

جناب سپیکر: بالکل ہے، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا میں ٹیکس نہیں دیتا، میرا حق نہیں ہے کہ اس ملک کے وسائل مجھے بھی اسی طرح ملیں؟ جہاں پر یہ بات ہوتی ہے کہ تحریک انصاف ایک پاکستان بنائے گی، تحریک انصاف سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرے گی تو میرے ساتھ پھر ایک جیسا سلوک کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ کیا آج کوئی honorable Minister یہ بات کہہ سکتا ہے کہ ہم نے اس کے حلقے میں کوئی بنیادی سہولت مہیا کی ہے؟ میری ایک سڑک پر ایک سال میں سینکڑوں آدمی مرتے ہیں، میں یہاں دس دفعہ بات کر چکا ہوں---

جناب سپیکر: کون سی سڑک ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چنیوٹ فیصل آباد روڈ، چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ اور چنیوٹ سرگودھا روڈ۔ وہ trade route ہے میری ان شاہراہوں پر اربوں روپے کا بزنس ہوتا ہے اور میرے لوگ سڑکوں پر مر رہے ہوتے ہیں۔ یہاں flood آیا میں نے یہاں کھڑے ہو کر کہا کہ میرے حلقے کا ایک گاؤں بہہ گیا ہے، اس کی آبادی بہہ چکی ہے خدارا اگر آج وہاں بند نہ بنایا گیا تو آنے والے وقت میں یہ دس گاؤں مزید لے جائے گا۔ کیا آج تک اس پر کوئی پیش رفت ہوئی؟ اگر ہم یہاں کوئی گستاخانہ بات کر لیں، ہم آپ لوگوں کے بھائی ہیں، پنجاب ہم سب کا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر پنجاب کسی ایک کا نہیں ہے تو پھر ہمارا بھی تو خیال کیا جائے۔ آج ہمارے وہ بہن بھائی جو اس ہاؤس کے ممبران ہیں، آج جناب محمد بشارت راجہ نے کتنی بڑی بات کی ہے کہ آج سے نیا آغاز کر لیں تو کیا اس Question Hour شروع ہونے سے پہلے ان ممبرز کو معافی دے کر واپس ہاؤس کا حصہ بنایا جا سکتا ہے؟۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح۔

سید حسن مرتضیٰ: اگر تو یہ خیر سگالی کے جذبات ہوں گے تو پھر ہم سمجھیں گے کہ آگے بھی بہتر ہو گا۔ ہم سے توقع کرتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

میرے خیال میں آپ سے بات کر رہا تو یہ مناسب نہیں ہے۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں۔ شاہ صاحب! آپ نے تین باتیں کی ہیں جو crux of the matter مجھے سمجھ آیا ہے۔ آپ نے کہا کہ چینوٹ فیصل آباد روڈ کی حالت بہت بُری ہے اور اس کی حالت ٹھیک کرنی چاہئے۔ میں یہ ٹھیک کہہ رہا ہوں؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، بالکل۔

جناب سپیکر: دوسرے نمبر پر آپ نے کہا ہے کہ River Chenab کی وجہ سے آپ کے حلقے کے ایک دو گاؤں متاثر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ معافی دے کہ ایک گاؤں بالکل wash ہو گیا ہے اور

دوسرے گاؤں کا بھی نقصان ہوا ہے۔ نمبر 3 آپ نے کہا کہ suspension والے ممبرز حضرات کو بھی بحال کیا جائے۔ یہ تین باتیں ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! Crushing season start ہو رہا ہے تو crushing season کے حوالے سے بھی بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، crushing season ایگریکلچر والا issue، آپ کا بھی crushing season نومبر میں start ہونا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، نومبر میں ہی crushing season start ہونا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے یہ چاروں points آ گئے۔ انشاءاللہ ہم ان کا کوئی positive حل نکالتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ممبرز کا آج ہی فیصلہ کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں وہی کہہ رہا ہوں کہ چاروں باتوں کا حل نکالتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: ممبرز کا آج ہی فیصلہ کریں تا کہ ہم اچھے جذبات کا اظہار کر سکیں۔۔۔

جناب سپیکر: انشاءاللہ۔

سید حسن مرتضیٰ: ہم اس ہاؤس کو rules کے مطابق چلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ شاہ صاحب! میں بھی یہی چاہتا ہوں کیونکہ میں ممبرز حضرات کو بار بار اسی لئے request کرتا رہا۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

سید یاور عباس بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بخاری صاحب!

سید یاور عباس بخاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ **الھم صلی علی محمد وآل محمد وعجل فرجھم۔** جناب سپیکر! ہم نے اپنے دوستوں کی ساری باتیں سنی لیکن جو باتیں یہ کر رہے ہیں صرف اپنی ذات کو بیچ میں فائدہ دینے کے لئے کرتے ہیں۔ نہ یہ ایوان کے تقدس کی بات کرتے ہیں اور نہ ہی یہ عوام کی بات کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر ان کی باتوں میں کچھ سچائی ہوتی تو جب یہاں پر ہماری حکومت کو ہٹایا گیا۔ میں اور سردار حسنین بہادر دریشک یہاں پر بیٹھے تھے، یہاں ان کے جو imposed وزیر اعلیٰ بنے تھے، ان لوگوں میں اللہ پاک نے اتنی توفیق عطا نہیں کی تھی کہ ہماری کوئی رائے بھی سن سکیں اور ہماری بات بھی سن سکیں۔ سید حسن مرتضیٰ بیٹھے ہیں تو ان کے imposed Chief Minister نے بات کی، سید حسن مرتضیٰ نے بات کی، جناب معاویہ اعظم نے تقریر کی اور ہمیں انہوں نے تقریر بھی نہیں کرنے دی۔ انہوں نے اتنا گوارہ نہیں سمجھا لیکن یہ ہمیں باتوں سے بھاشن دیتے ہیں کہ جیسے یہ لوگ فرشتے ہیں۔ یہ لوگ وہ لوگ ہیں کہ جب تک ان کے ہاتھ میں چُھرا ہے یہ مارنے کے لئے تیار ہیں اور جب چُھرا کسی اور کے ہاتھ میں آجائے تو بسم اللہ جی، ان لوگوں نے پہلے دن سے سپیکر صاحب کے ساتھ جو بدتمیزی کی، چودھری پرویز الٰہی کو ڈاکو کہا اور جو میز پر کھڑے ہو کر اس ایوان کی توہین کی۔ ان کو معاف کسی صورت میں نہیں کرنا چاہئے، ان کی ایسی معافی ہے کہ کوئی قتل کرلے اور پھر بولے کہ مجھے معاف کریں۔ ان کو جب تک ایوان کا تقدس سمجھ نہیں آتا، جب تک یہ معافی نہ مانگیں، یہ written apology نہ دیں اور یہ affidavit نہ دیں کہ آئندہ ایسی بے ہودہ حرکتیں نہیں کریں گے۔ ان کو اس کے بعد ہی اجازت ملنی چاہئے اس سے پہلے قطعاً بھی نہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ جو جتنی باتیں جمہوریت کی کرتے ہیں ہم نے سندھ میں دیکھ لیا اور ہم نے ان کی فیڈرل حکومت میں بھی دیکھ لیا۔ جب یہ طاقت میں ہوتے ہیں تو ان کو کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب یہ دبائے جاتے ہیں اور جب دبے ہوئے ہوتے ہیں تو تب ان کی چیخیں بھی نکلتی ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے جب خود برداشت نہیں کرسکتے ہو تو اگلوں پر اتنا ظلم کرو جو کل خود سہہ سکو۔ ہم لوگ کسی صورت میں اس بات کے حق میں نہیں ہیں کہ ان کے جن بندوں کو suspend کیا گیا ہے ان کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ اس میں کوئی صلح کی بات نہیں ہے ان کو سزا ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا۔

سید یاور عباس بخاری: میں اس ایوان کے floor سے ایک آخری بات کرنا چاہوں گا کہ جو کل مریم صفدر نے ٹوئٹ کی۔ ان کو شرم آنی چاہئے جو یہ بتاتا ہے کہ ان لوگوں میں کتنی انسانیت ہے۔

وہ انسانیت ان کی لیڈر نے ہمیں دیکھا دی، جب عوام کا پریشر آیا تو پھر معافی مانگی اور وہ ٹویٹ delete کرنا پڑا۔ جب کچھ کر سکنے کی طاقت نہیں ہے تو مت کرو۔ عوام کی عزت کرو، انسانیت کی عزت کرو۔ اگر نہیں کرو گے تم سے زبردستی کروائی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "زندہ ہے ارشد شریف زندہ ہے" کے نعرے)

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں انتہائی مختصراً بات کروں گا کیونکہ ساری باتیں ہو گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ بہتر ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! میں تو نیا نیا پارلیمنٹ میں آیا ہوں اور اس سے پہلے کبھی زندگی میں نہیں سوچا کہ ایسی ہلڑبازی ہو سکتی ہے۔ میرے خیال میں اس دن سید حسن مرتضیٰ بھائی نہیں تھے ان کے لئے اپیل کرنا جائز ہے مگر صرف میں ایک بات کرتا ہوں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس ہلڑبازی میں جناب نے سب سے سینئر ممبر رانا محمد اقبال خان میرے بڑے بھائی ہیں۔ He wanted to speak یہ کھڑے ہوئے ان کو مائیک بھی دیا مگر آپ زیادتی دیکھیں کہ ان ممبرز نے، میں انہیں معزز ہی کہوں گا لیکن رانا محمد اقبال خان کو بھی بولنے نہیں دیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اب کس base پر اتنی زیادہ ہمدردی؟ They were actually very violent on that day. تو اس کا مطلب ہے کہ یہ اس دن سیٹیاں مار رہے تھے اگلی دفعہ آپ allow کریں گے تو یہ بینڈ باجے لے کر اندر آجائیں گے۔ Sir please this was the last thing. اور میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہاؤس کو decorum میں رکھا اور ہم آپ کو appreciate کرتے ہیں۔ Thank you very much. (نعرہ ہائے تحسین)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک ظہیر عباس: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! ملک ظہیر عباس کھوکھر بول لیں پھر آپ بول لینا۔

ملک ظہیر عباس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہم آپ کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس دن آپ نے ہاؤس کی sense لے کر جن ممبران کو ادھر آنے سے منع کیا ہے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے جس طرح سے ہاؤس کا decorum خراب کیا تو یہ ایسا deserve کرتے تھے۔ اور آئندہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ہاؤس چلے۔ آپ custodian of the House ہیں، جس طرح وہ فاضل ممبرز ہیں ہم بھی ممبرز ہیں اور ہم ان کو یہ احساس دلانا چاہتے ہیں کہ آپ کی عزت ہے، آپ فاضل ممبرز ہیں اور آپ پارلیمنٹیرین ہیں یہی ہمارا مؤقف تھا۔ جناب محمد ہاشم ڈوگر کا بھی یہی مؤقف تھا اور میرا بھی یہی مؤقف تھا۔ اگر آج ان کو احساس ہے وہ آپ کو تحریری معافی نامہ دیں تاکہ آئندہ سے یہ ہاؤس کا decorum خراب نہ کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جناب ارشد شریف شہید کے حوالے سے یہاں ہاؤس میں بڑی سیر حاصل بحث ہوئی تو میں یہ point raise کرنا چاہتا ہوں کہ جب WTC میں حملہ ہوا تو اس وقت امریکہ نے دو تین ملک تباہ کر دیئے اور وہ ان کے unknown شہری تھے۔ آج پاکستان کا ایک نامور Journalist شہید ہوا ہے، کیا ہمارے وزیراعظم نے کسی ملک کو کہا، کیا ہمارے سپہ سالار نے یہ کہا کہ ہم attack کر دیں گے اگر ہمارے شہری کے قتل کے حقائق کو سامنے نہ لایا گیا؟ کیا ہم نے یہ warning دی ہے؟ جب تک ہم اپنے شہریوں کی حفاظت کرنے کے لئے اگلے ممالک کو کہیں گے نہیں تو یہ ہوتا رہے گا۔ میری یہ اپیل ہے کہ اس ہاؤس میں بڑی زبردست debate کی گئی تو کیا یہ message اوپر گیا؟ کیا وزیراعظم شہباز شریف نے کینیا کے متعلقہ حکمرانوں کو کچھ کہا کہ ہمارے شہری کے قتل کے ذمہ داران کو سامنے لایا جائے۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ جب ہاؤس میں net آتا ہے تو موبائل چلتے ہیں لیکن جو ہمارے boxes ہیں وہاں پر net نہیں آتا۔ جہاں پر net چلنا چاہئے وہاں پر net نہیں آتا اور جہاں پر net بند ہونا چاہئے تو وہاں پر آتا ہے لہذا ادھر ہاؤس میں net بند ہونا چاہئے۔ Kindly اس پر بھی غور کیجئے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب بات کر رہے ہیں۔ اس کے بعد Question Hour ہو گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ میں نے جتنی گفتگو کی آپ کے پاس ریکارڈ موجود ہے۔ اگر میں نے کوئی غلط بات کسی کی دل آزاری کرنے کے لئے کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے نہیں کی۔

سید حسن مرتضیٰ: کسی کو میں نے کوئی ٹارگٹ کیا ہو؟ بخاری صاحب نے جو باتیں کیں، میں واقعی سمجھتا ہوں کہ میں کمزور آدمی ہوں اور میں کوئی اتنا طاقتور یا پہلوان نہیں ہوں۔ بات اپنے نظریات کے ساتھ کھڑے ہونے کی ہے۔ اگر اس میں کہیں کوئی لچک آئی ہے یا کہیں میرے پاؤں ڈگمگائے ہیں تو پھر مجھے کمزور کہا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بالکل نہیں ہوئی۔

سید حسن مرتضیٰ: ہمارے نظریاتی اختلافات اپنی جگہ لیکن آج بھی چودھری پرویز الٰہی میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں، میں نے آج تک نہ اُنہیں ڈاکو کہا ہے نہ میری قیادت نے اُنہیں ڈاکو کہا ہے، جس نے بھی اُنہیں ڈاکو کہا ہے میں اُس کی پُر زور مذمت کرتا ہوں اور میں اُس سے معافی مانگنے کا مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ چودھری پرویز الٰہی سے معافی مانگیں چودھری صاحب کا وضعدار اور بہترین سیاسی خاندان سے تعلق ہے اور اُن کی عزت احترام میں جس جس شخص نے جہاں جہاں بھی کوئی گستاخی کی ہے وہ قابل مذمت ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! شکریہ

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر ! میں شاہ صاحب سے یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک فقرہ اور شامل کر لیں جو شہباز شریف نے زرداری صاحب کے متعلق کہا تھا اُس کی وہ بھی معافی مانگ لیں ؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر !اگر کسی جگہ پر بھی پیپلز پارٹی کی طرف سے کسی کی دل آزاری کی گئی ہے، کسی کی کردار کشی کی گئی ہے، کسی پر کیچڑ اُچھالا گیا ہے تو میں معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اپنی جماعت کا کہہ رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر ! میں اپنی بات کر رہا ہوں یہ بہت بڑے سیاستدان ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مزید عزتیں دے ان کو چاہئے کہ وہ اتنی تفریق ضرور رکھیں کہ کون positive بات کر رہا ہے اور کون negative بات کر رہا ہے ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔جی، پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !وقفہ سوالات شروع کرنے سے پہلے ایک second کی بات کرنا چاہتا ہوں شاہ صاحب کی قیادت میں سمجھتا ہوں جمہوری روایات کا ضرور پاس رکھتی ہے ابھی کل کی بات ہے بلاول بھٹو صاحب نے یہاں آواری ہوٹل میں duffer کا لفظ استعمال کیا اور اُس کی ایک background تھی۔۔۔

جناب سپیکر: کیا لفظ استعمال کیا؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر !بلاول بھٹو نے duffer کا لفظ استعمال کیا، محترمہ عاصمہ جہانگیر جن کے حوالے سے وہ function ہو رہا تھا human rights کے حوالے سے، وہ ہمیشہ ایک شخصیت کو duffer کہا کرتی تھیں بلاول صاحب نے وہی لفظ استعمال کیا بعد میں انہوں نے یہ لفظ واپس لے لیا تو میں سمجھتا ہوں کہ اچھی بات ہے اُن کو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا کہ انہوں نے duffer کس کو کہا تھا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب محمد معاویہ : جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر !ایک اہم بات کرنی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، معاویہ صاحب! آپ بات کر لیں اس کے بعد میں یہ ختم کرنے لگا ہوں۔

(شور و غل)

جناب محمد غلام سرور: جناب سپیکر! صرف دو منٹ، دو منٹ؟

جناب سپیکر: جی، میجر صاحب! ایک منٹ رُک جائیں۔ پہلے معاویہ صاحب کو بات کر لینے دیں۔

Order, order.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معاویہ صاحب! پارلیمانی لیڈر ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں انہی کا کہہ رہا ہوں۔

جناب محمد غلام سرور: جناب سپیکر! [************]۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، معاویہ صاحب!

جناب محمد معاویہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، Order in the House.

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس میں جناب محمد ہاشم ڈوگر کی طرح نیا ہوں جناب محمد ہاشم ڈوگر نے اپنی گفتگو میں کہا۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: معزز ممبران Order in the House محترمہ زینب عمیر آپ اپنی بات بعد میں کر لیں آپ یوں نہ کریں Order in the House معاویہ صاحب! آپ بات کریں۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! جناب محمد ہاشم ڈوگر نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہاؤس میں کہا کہ وہ پہلی مرتبہ ہاؤس میں آئے ہیں تو میں بھی اُن کی طرح پہلی دفعہ 2018 میں اس ہاؤس کا حصہ بنا۔۔۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: جی، خواتین مہربانی کریں۔Order in the House.

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں نے یہاں جن چیزوں کو مسلسل دیکھا ہے اور الحمدللہ میری چار سال میں ہاؤس میں ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے میں کبھی بھی اعتدال کے علاوہ بات نہیں کرتا یہ جو پیدا شُدہ مسائل ہیں میں نے جب بھی بات کی میں نے ہمیشہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی بھی بات کی ہے، میں نے ہمیشہ سانحہ ساہیوال کی بھی بات کی ہے میں جب بھی بات کرتا ہوں میں پوری بات کرتا ہوں میں ادھوری بات کا قائل نہیں ہوں، مجھے بڑی خوشی ہے کہ راجہ صاحب نے بات کی کہ ہمیں نئے سرے سے اس ہاؤس کو آگے لے کر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے میں آج کے اس موقع پر بھی پوری بات کرنا چاہوں گا اور وہ پوری بات یہ ہے کہ دوست محمد مزاری کے ساتھ جو کچھ ہوا اُس کی بھی مذمت کرنی چاہئے اور پنجاب پولیس بھی جو اُس دن اس ہاؤس کے اندر آئی اُس کی بھی ہمیں مذمت کرنی چاہئے ، جس وقت اس ہاؤس کو اعتدال کے پیمانوں کے ساتھ چلایا جائے گا یہ ہاؤس یقیناً آگے بڑھے گا ایک دوسری اہم بات جو انتہائی حساس پہلو ہے گزشتہ کل مریم نواز صاحبہ نے ایک tweet کیا اور اُس tweet کا جواب پی ٹی آئی کے کچھ لوگوں نے دیا جس میں شہباز گل صاحب بھی شامل ہیں، جس میں علی زیدی صاحب بھی شامل ہیں انہوں نے مریم نواز کے اُس ٹویٹ پر جو ردعمل دیا یہاں پر پیپلز پارٹی کے لوگ کہہ رہے تھے ہماری قیادت نے کبھی کسی کو برا نہیں کہا، دوسری طرف والے کہہ رہا تھے کہ ہماری قیادت نے کسی کو بُرا نہیں کہا۔[****************] ---(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ کا مؤقف آ گیا ہے۔ جناب محمد بشارت راجہ! جو بات معاویہ صاحب نے کی ہے اس کے جواب میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور:(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ معاویہ صاحب ایک بات میں سے بات نکال رہے ہیں، ہمیں ہر چیز کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کیے گئے۔

context میں بات کی گئی ہے، میں نے چونکہ وہ ٹویٹ پڑھا نہیں ہے لیکن مریم صاحبہ نے اگر کوئی ٹویٹ کیا اُس کے بعد پھر انہوں نے اُس کو واپس لیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اُنہیں اپنی غلطی کا احساس ہو گیا تھا اگر اور کسی نے کچھ غلط کیا ہے تو اُس کو بھی اپنی غلطی احساس کرتے ہوئے اپنے الفاظ واپس لے لینے چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم نے جو معزز ممبران کے حوالے سے بات کی تھی اگر آپ یہ نہیں کر رہے ہیں تو ہم بائیکاٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، اب جناب محمد طاہر پرویز کا سوال ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز کا بائیکاٹ ہو گیا آگے چلیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! کس نے بائیکاٹ کیا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں جناب محمد طاہر پرویز! آپ سوال کر لیں اس کے بعد محترمہ آپ کا سوال لیتے ہیں۔ پہلے جی، جناب محمد طاہر پرویز! اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6885 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فار وومن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں رجسٹرار کی تعیناتی اور سلیکشن بورڈ کے اجلاس سے متعلقہ تفصیلات

*6885: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سنڈیکیٹ کی میٹنگ کون کال کرتا ہے؟

(ب) گورنمنٹ کالج برائے وومن یونیورسٹی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں رجسٹرار کی اسامی پر کون کام کر رہا ہے اس کی تعیناتی کب کس کی اجازت سے ہوئی تھی؟

(ج) سال 2018، 2019 اور 2020 میں سلیکشن بورڈ برائے رجسٹرار اور ڈپٹی رجسٹرار کے کتنے اجلاس ہوئے ہیں سلیکشن بورڈ کے ممبران کے نام، عہدہ، تعلیم اور تجربہ بتائیں نیز ان کو سلیکشن بورڈ کا ممبر کون نامزد کرتا ہے؟

(د) ان تین سالوں کے دوران سلیکشن بورڈ میں کون کون سے رجسٹرار کی تعیناتی کی Approval دی گئی تھی اور سلیکشن بورڈ کے بعد سنڈیکیٹ سے ان کی Approval کس کس تاریخ کو ہوئی؟

(ہ) کیا جن رجسٹرار کی Approval ہوئی تھی ان کو بطور رجسٹرار جوائن کروایا گیا ہے اگر ان کو بطور رجسٹرار جوائن نہیں کروایا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) سٹیچوری باڈیز کی منظوری کب ہوئی تھی سٹیچوری باڈیز کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) رجسٹرار، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد، چیئرمین سنڈیکیٹ (وزیر ہائر ایجوکیشن) کی منظوری سے میٹنگ کال کرتا ہے۔

(ب) ڈاکٹر ظل ہما رنازلی، ایسوسی ایٹ پروفیسر، کیمسٹری، یونیورسٹی میں رجسٹرار کی اسامی پر کام کر رہے ہیں وائس چانسلر نے سنڈیکیٹ کی سفارش پر یونیورسٹی ایکٹ میں دیئے گئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے چھ مہینے کے لئے مورخہ 19-4-2021 کو تعینات کیا ہے ایکٹ کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 2018 میں کوئی اجلاس نہ ہوا۔

مورخہ 19-12-2019 کو رجسٹرار کو تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کا اجلاس ہوا۔

مورخہ 03-2-2020 کو ڈپٹی رجسٹرار کی تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کا اجلاس ہوا۔

سلیکشن بورڈ کے ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	تعلیم	تجربہ تقریباً	نامزد کرنے کی اتھارٹی
پروفیسر ڈاکٹر روبینہ فاروق	وائس چانسلر،GCWU, Faisalabad	پی ایچ ڈی	30سال	یونیورسٹی ایکٹ
پروفیسر ڈاکٹر محمد نعیم خان	وائس چانسلر یونیورسٹی آف بلتستان، سکردو	پی ایچ ڈی	35سال	پنجاب گورنمنٹ
پروفیسر ڈاکٹر بشریٰ مرزا	وائس چانسلر LCWU, Lahore	پی ایچ ڈی	30سال	پنجاب گورنمنٹ
پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ اقبال	ڈیپارٹمنٹ بائیوکیمسٹری زرعی یونیورسٹی فیصل آباد	پی ایچ ڈی	35سال	سنڈیکیٹ
محترمہ سارہ حیات	ممبر سنڈیکیٹ GCWU, Faisalabad	پی ایچ ڈی ایم بی اے	25سال	سنڈیکیٹ

(د) مورخہ 19۔دسمبر 2019 کو رجسٹرار کی تعیناتی کے لئے سلیکشن بورڈ کا اجلاس ہوا جس میں محمد ندیم سعید کو رجسٹرار تعینات کرنے کی سفارش کی گئی۔سنڈیکیٹ نے اپنے اجلاس مورخہ 16-6-2020 کو اس تعیناتی کو مشروط طور پر منظور کیا کہ چانسلر سے جی سی یونیورسٹی فیصل آباد کے Statutes کی Adoption کی منظوری کے بعد تعیناتی کی جائے گی۔

(ہ) یونیورسٹی مذکورہ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد Service Statutes منظور کئے ہیں جن کا نوٹیفکیشن جاری ہو چکا ہے اور محکمہ نے یونیورسٹی کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ رجسٹرار، کنٹرولر اور خزانچی کی اسامیوں پر نئے منظور شدہ قواعد وضوابط کے مطابق بھرتیاں کرے جس کی نقل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔یونیورسٹی مذکورہ اشتہار بھی دے چکی ہے جس کی نقل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سٹیچوری باڈیز کی منظوری پنجاب اسمبلی نے گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد ایکٹ 2022 میں دی ہے ایکٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ وزیر ہائر ایجوکیشن بیان فرمائیں گے کہ سنڈیکیٹ کی میٹنگ کون Call کرتا ہے؟ اب میرا ضمنی سوال ہے کیا سنڈیکیٹ کو یہ اختیارات ہوتے ہیں کہ جو irrelevant degree ہے، ہائر ایجوکیشن کی پالیسی کے اندر یہ موجود نہیں ہے کہ اُن کو بھرتی کیا جا سکے؟ relevant degree والوں کو بطور لیکچرار رکھا جاتا ہے۔ کیا سنڈیکیٹ کے پاس یہ اختیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! سنڈیکیٹ کے پاس اتنا اختیار نہیں کہ وہ کسی بھی ایسے شخص کو رکھے جس کی ڈگری جعلی ہو لیکن یہ جو verification ہے یہ ایک process ہے یہ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ اگر معزز ممبر کو کسی کی ڈگری پر شکایت ہے تو یہ HED کو دیں ہم verification کروا کے دیں گے وہ job سے فارغ ہو جائیں گے اتنی سی بات ہے۔ سنڈیکیٹ میں کئی دفعہ اطلاع نہیں آتی اگر آئے تو ہم نوٹس لے لیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں نے وزیر صاحب کے نوٹس میں پہلے بھی یہ بات دی تھی کہ جو سنڈیکیٹ ہوئی تھی وہاں پر ہماری ایم پی اے محترمہ فردوس رعنا بھی یہاں ایوان میں موجود ہیں جو سنڈیکیٹ کی ممبر بھی ہے میں نے منسٹر صاحب کو موبائل پر بھی یہ message کیا تھا کہ کچھ ایسے فیصلے کئے گئے جس کی وجہ سے فیصل آباد وومن یونیورسٹی صرف اور صرف بچیوں کے لئے بنائی گئی ہے اور فیصل آباد کا مزدور طبقہ اور مڈل کلاس لوگ وہاں پر اپنی بچیوں کو پڑھنے کے لئے صرف اس لئے بھیجتے ہیں کہ وہاں پر جتنا بھی سٹاف ہے وہ female ہے لیکن پچھلی مرتبہ سنڈیکیٹ کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہاں یونیورسٹی میں male ملازمین بھی بھرتی کئے جائیں گے۔ میں نے اس حوالے سے منسٹر صاحب سے گزارش کی تھی کہ مہربانی فرما کر وہاں پر male staff سے اجتناب کیا جائے۔ جب میرٹ پر بچیاں آ رہی ہیں تو ان کو ہی بھرتی کیا جائے۔ میں نے اسی لئے یہ پوچھا تھا اور میرا یہ relevant question تھا۔ On the floor of the House مجھے منسٹر صاحب نے یہ assurance دی تھی کہ بالکل ہم اس معاملے کو دیکھیں گے لیکن اب مجھے پتا چلا ہے کہ وہاں پر ایک male کو کمپیوٹر سائنس میں select کر لیا ہے اور اس کی joining بھی کروا دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! طاہر صاحب کا مؤقف ہے کہ وومن یونیورسٹی میں female staff کو ہی بھرتی کیا جائے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ویسے تو معزز ممبر کی بات apparently ٹھیک لگتی ہے لیکن ہم نے سنڈیکیٹ کو law کے مطابق چلانا ہوتا ہے اگر law میں یہ چیز نہیں لکھی ہوئی کہ اس یونیورسٹی میں اس طرح کی کوئی پابندی ہے تو ہم نہیں کر سکتے۔ ہم نے سنڈیکیٹ میں فیصلے judicious mind کے ساتھ کرنے ہوتے ہیں اور ہم نے اپنے خیالات کو base بنا کر فیصلے نہیں کرنے ہوتے کیونکہ legally ہمارے پاس کوئی power نہیں ہے اور اگر کوئی male appropriate candidate ہے تو ظاہر ہے خواتین نے بھی معاشرے میں مردوں کے ساتھ interact تو کرنا ہوتا ہے وہ isolation میں تو نہیں رہ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! صحیح ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس طرح male staff بھی hire ہو جاتا ہے۔ بس یہ ایک بات ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سمجھانے یا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ فیصل آباد میرا شہر ہے اور میرا تعلق بھی اسی constituency سے ہے وہاں کے لوگ صرف اس وجہ سے اس یونیورسٹی میں بچیوں کا داخلہ کرواتے ہیں کیونکہ پورے پنجاب میں وہ واحد یونیورسٹی ہے جہاں پر صرف بچیوں کو تعلیم دی جاتی ہے اور جو لوگ اپنی بچیوں کو قرآن پاک حفظ کرواتے ہیں تو وہ اپنی بچیوں کو مدرسوں سے فارغ ہونے کے بعد گورنمنٹ کالج مدینہ ٹاؤن میں پڑھنے کے لئے بھیجتے ہیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! میں بالکل آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ اخلاقی طور پر ہمارا فرض بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اخلاقی طور پر فرض بنتا ہے۔ منسٹر صاحب! کیا ایسا ممکن ہے کہ اگر ایک مرد اور خاتون دونوں میرٹ پر آ جائیں تو خواتین کی یونیورسٹی میں خاتون کو preference دے دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ as a chairperson of the syndicate تو یہ decide نہیں کرنا law کے مطابق فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ Basically selection board پہلے select کرتا ہے اس کی سفارشات سنڈیکیٹ میں آتی ہیں سنڈیکیٹ نے صرف rectify کرنی ہوتی ہیں اگر کوئی خلاف قانون کام نہ ہوا ہو تو اس کو ہم روک نہیں سکتے۔ اگر اس سے پہلے ہمیں کوئی شکایت آجائے تو ہم اس پر ایکشن لیتے ہیں لیکن شکایت بھی according to the law ہونی چاہئے یہ تو نہیں اگر ایک چیز کسی کو پسند نہیں تو وہ نہ کی جائے اس لئے اگر واقعی ان کو اعتراض ہے اور ہاؤس یہ سمجھتا ہے کہ خواتین کی universities میں مردوں کو نہیں پڑھانا چاہئے تو پھر اس کے لئے قانون سازی کرنی پڑے گی جب تک قانون سازی نہیں ہوتی۔۔۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے۔ اب آگے چلیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بھائی محمد معاویہ صاحب شاید ابھی تشریف لے گئے ہیں تو انہوں نے مذہبی لحاظ سے ایک controversial بات کی ہے انہوں نے ہمارے دو بھائیوں شہباز گل اور زیدی صاحب کے ساتھ without any reference to context attribute کیا ہے تو میری آپ سے استدعا ہو گی کہ ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کروا دیا جائے کیونکہ انہوں نے ابھی upload کر کے فیس بک پر لگا دینا ہے تو اس حوالے سے کوئی اور مسئلہ کھڑا نہ ہو جائے لہٰذا ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کروا دیں۔

جناب سپیکر: معاویہ صاحب کے ایسے controversial الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 28 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! ان کو میری تقریر سے مسئلہ ہو گیا ہے ان کے وڈیو بیان سے کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): معاویہ صاحب! میں نے controversial الفاظ کی بات کی ہے کہ جس آدمی کو اس ہاؤس میں right to defend نہیں ہے اور وہ اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے اس کے ساتھ۔۔۔

جناب سپیکر: معاویہ صاحب! میں نے ان الفاظ کو کارروائی سے حذف کر دیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کے ساتھ کوئی words attribute کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! آپ تلاوت اور نعت شریف کے بعد جیسے کہ وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں تو اس حوالے سے پہلے بھی یہی practice رہی ہے کیونکہ میں اس ہاؤس میں شامل تھا کہ حنیف رامے صاحب ایسے کرتے تھے کہ انہوں نے warn کر دیا تھا کہ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک tradition ہے لک صاحب بھی ان دنوں ہوتے تھے وہ کہتے تھے کہ میں نے اب وقفہ سوالات شروع کر دیا ہے تو اگر اس دوران آپ نے تقریریں کرنی ہیں تو وہ ٹائم وقفہ سوالات سے کٹ جائے گا اور ایک گھنٹے کے بعد کوئی سوال نہیں ہو سکے گا۔ آپ آج اس بات کو clear کر دیں کہ وقفہ سوالات شروع ہونے کے بعد اگر کوئی پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہے تو وہ اپنے سوالات میں سے ہی وقت کو کم کرے گا تو یہی ہونا چاہئے otherwise سب کچھ کر کے جو چیز

priority میں سب سے پہلے ہونی چاہئے اس کو ہم اُٹھا کر by virtue of point of order آگے لے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جی، صحیح ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! جب آپ نے announce کر دیا کہ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے تو اس دوران اگر وہ آدھ گھنٹہ کی تقریر کرنا چاہتا ہے تو وہ آدھا گھنٹہ وقفہ سوالات سے ختم ہو گا۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! جی، بالکل آپ صحیح کہہ رہے ہیں کہ وہ پھر وقفہ سوالات کم ہو جائے گا اور جیسے اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہونے والا ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! جی، میں بس یہی کہنا چاہتا تھا کہ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ ایک سوال ہی اور ہو گا اور وقفہ سوالات ختم ہو جائے گا۔ جی، طاہر پرویز صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) کے حوالے سے چل رہا تھا۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ already تین ضمنی سوال پوچھ چکے ہیں اب یہ مزید کیا بال کی کھال اتارنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ کے تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اب طاہر صاحب سوال نمبر 6885 سے اب اگلے سوال نمبر 6886 پر آ گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6886 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فار وومن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں سنڈیکیٹ کے ممبران کی تعداد، نامزدگی اور اتھارٹی سے متعلقہ تفصیلات

***6886: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے وومن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا سنڈیکیٹ مکمل ہے تو اس کے ممبران کے نام، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل دی جائے ان کی نامزدگی کون کون کرتا ہے سنڈیکیٹ کے سرکاری ملازمین کون کون ممبر ہیں سرکاری ملازمین کی تعیناتی کون کرتا ہے ان کے نوٹیفکیشن کی کاپی فراہم فرمائیں نیز ان کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں فراہم فرمائیں؟

(ب) سنڈیکیٹ کے کتنے اجلاس 2018، 2019 اور 2020 میں ہوئے ہیں کن کن تاریخوں کو ہوئے ہیں ان اجلاس کے ایجنڈا کی کاپی فراہم فرمائیں نیز ان اجلاس کے minutes آف میٹنگ بھی فراہم فرمائیں؟

(ج) کیا سنڈیکیٹ کے ممبران کو اعزازیہ دیا جاتا ہے تو ہر ممبر کو فراہم کردہ اعزازیہ کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا ان میٹنگ میں جو فیصلے ہوئے تھے ان پر عملدر آمد ہو رہا ہے اگر ان کے فیصلوں پر عملدر آمد نہیں کیا جارہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) سنڈیکیٹ کی میٹنگ کو کون preside کرتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! مکمل ہے، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا سنڈیکیٹ مکمل ہے جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری ممبران سیکرٹری ہائر ایجوکیشن، سیکرٹری قانون اور سیکرٹری خزانہ شامل ہیں چونکہ یہ ممبران گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کے ایکٹ 2012 کے تحت سنڈیکیٹ کے رکن ہیں لہٰذا ان کا نوٹیفکیشن نہیں کیا جاتا۔ نیز ان کی تعلیمی اسناد کی کاپیاں بھی فراہم نہیں کی جاسکتیں۔

(ب) ان سالوں میں سنڈیکیٹ کے پانچ اجلاس ہوئے۔ 2018 اور 2019 میں ایک ایک جبکہ 2020 میں تین اجلاس ہوئے minutes of meetings ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سنڈیکیٹ میں شمولیت کرنے والے ہر ممبر کو یونیورسٹی کی فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کی سفارش کے مطابق اعزازیہ دیا جاتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! عمل درآمد کیا جارہا ہے۔

(ہ) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد ایکٹ 2012 کے تحت سنڈیکیٹ کے چیئرپرسن وزیر ہائر ایجوکیشن پنجاب ہیں اور وہی سنڈیکیٹ کی صدارت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اگلے سوال کے حوالے سے ہی ضمنی سوال کر رہا ہوں۔ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے خواتین مدینہ ٹاؤن فیصل آباد میں پرووائس چانسلر کی ایک سیٹ منظور شدہ ہے جو service statues منسٹر صاحب نے منظور کروائے ہیں ان کے تحت جو سینئر شخص ہو اس کو آپ نے پرووائس چانسلر لگانا ہوتا ہے تو کیا منسٹر صاحب سنڈیکیٹ کی approval سے وہاں پر پرووائس چانسلر کی seat fill کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ جو پرووائس چانسلر کی appointment کی recommendation ہے وہ یونیورسٹی کی طرف سے آتی ہے اور اس کو ہم according to law competent authority چانسلر صاحب یا چیف منسٹر کو forward کر دیتے ہیں تو اس حوالے سے اگر کوئی recommendation آئے گی تو وہ ہم فوراً forward کر دیں گے۔ اس میں ہماری کوئی مرضی نہیں ہے کہ ہم پرووائس چانسلر کو لگا دیں یا نہ لگائیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس حوالے سے recommendation تو یونیورسٹی نے بھیجنی ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، recommendation تو یونیورسٹی نے بھیجنی ہے اگر انہوں نے recommendation بھیجی ہے اور ہمارے پاس رکی ہوئی ہے تو یہ بتائیں ہم فائل کو آگے forward کر دیتے ہیں لیکن میرے خیال میں ایسی کوئی recommendation نہیں آئی۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! صحیح ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جو recommendation ہوتی ہے۔

جناب محمد ہاشم ڈوگر: جناب سپیکر! میں نے ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! ان کی بات ختم ہو جائے اس کے بعد آپ کو میں موقع دیتا ہوں۔ جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! پرو وائس چانسلر کی سیٹ منسٹری کی طرف سے چانسلر کو forward کی جاتی ہے پھر اس کے بعد اس کی appointment ہوتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے اور میں نے تو یہ سوال کیا ہے کہ کیا حکومت اس سیٹ کو fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، وہاں پر کیا کوئی ایسا شخص یا عورت ہے جو اس پوسٹ کے قابل ہو؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ اب new information مانگ رہے ہیں کہ کیا کوئی ایسا شخص یا عورت اس قابل ہے جس کو اس پوسٹ پر لگایا جا سکے تو یہ اس حوالے سے fresh question کریں کیونکہ مجھے تو نہیں پتا کہ یونیورسٹی میں اس وقت کوئی ایسا قابل شخص ہے یا نہیں ہے؟ تو یہ اس حوالے سے fresh question کر دیں کیونکہ یہ new information مانگ رہے ہیں اگر کوئی نئی چیز پوچھنی ہو تو پھر fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ new information ہے، ٹھیک ہے۔ طاہر صاحب! آپ کون سے جز کے حوالے سے ضمنی سوال کر رہے ہیں آپ سوال پڑھیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) کے حوالے سے سوال پوچھا ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی برائے وومن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا سنڈیکیٹ مکمل ہے تو اس کے ممبران کے نام، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل دی جائے اب جب میں نے تفصیل دیکھی ہے تو میں اس سے relevant ہی بات کر رہا ہوں میں بڑے ادب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے relevant question پوچھا ہے کیونکہ بات تو simple سی ہے وہاں پر پرو وائس چانسلر کی سیٹ پچھلے تین سال سے خالی پڑی ہے کیا منسٹر صاحب وہاں پر کسی کو پرو وائس چانسلر لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں پھر معزز ممبر کو with due respect جواب دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو پہلے سوال پوچھے تھے ان میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے لہٰذا اب یہ ایک new information لینا چاہتے ہیں اگر ان کو اس حوالے سے کوئی concern تھا تو یہ

پہلے ہی اپنے سوال میں پرووائس چانسلر کا بھی پوچھ لیتے اب یہ fresh question ہم سے پوچھ رہے ہیں اب ہم پتا کر لیتے ہیں کہ کوئی qualified person ہے تو اس کو ہم پرووائس چانسلر لگا دیں گے جی، بالکل ہم ارادہ رکھتے ہیں چلیں یہ بات میں کہہ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! صحیح ہے۔ طاہر صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، بالکل یہ میرا آخری ضمنی سوال ہے لیکن میں صرف سوال یہ کر رہا ہوں کہ یونیورسٹی کا جو سینئر شخص ہوتا ہے اس کو پرووائس چانسلر لگانا ہوتا ہے متعلقہ سیکرٹری صاحب متعلقہ منسٹر صاحب کی طرف summary move کرتے ہیں اور منسٹر صاحب اس سمری کو چانسلر صاحب کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ میری تو اتنی گزارش ہے کہ وہاں پر اے، بی، سی اور ڈی جو بھی سینئر ہے مہربانی کر کے اس پوسٹ کو fill کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! آپ کا بس یہی مؤقف ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، ہم اس سیٹ کو fill کر دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

خانیوال: گرلز کالجز کو بسیں نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

***6939: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 13-2012 میں ضلع خانیوال کے گرلز کالجز کو ٹرانسپورٹ کے لئے بسیں دی گئیں؟

(ب) یہ بسیں کس کس کالج کو کتنی کتنی دی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ فراہم کردہ بسیں خانیوال کالجز کے کسی بھی کالج کے استعمال میں نہ ہیں بلکہ ان کی حالت نہایت خستہ حال ہو چکی ہے؟

(د) ان بسوں کی فراہمی کا کیا مقصد تھا کیا حکومت ان بسوں کو ان کالجز کو دینے کا ارادہ رکھتی ہے جن کو ان بسوں کی ضرورت ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مالی سال 13-2012 میں ضلع خانیوال کے گرلز کالجز کو ٹرانسپورٹ کے لئے 04عدد بسیں فراہم کی گئیں۔

(ب) مندرجہ بالا 04بسیں مندرجہ ذیل کالجوں کو فراہم کی گئیں:۔

نمبر شمار	کالج کا نام	بسوں کی تعداد
1۔	گورنمنٹ گرلز کالج میاں چنوں تحصیل میاں چنوں	01عدد
2۔	گورنمنٹ گرلز کالج کبیر والا، تحصیل کبیر والا	01عدد
3۔	گورنمنٹ گرلز کالج جہانیاں، تحصیل جہانیاں	01عدد
4۔	گورنمنٹ گرلز کالج تلمبہ، تحصیل میاں چنوں	01عدد

(ج) نہیں یہ بات درست نہ ہے۔ گرلز کالج میاں چنوں اور گرلز کالج جہانیاں کی بسیں طالبات کے استعمال میں ہیں اور درست حالت میں چل رہی ہیں جبکہ گرلز کالج کبیر والا اور گرلز کالج تلمبہ کی بسیں بھی ٹھیک حالت میں ہیں لیکن بس میں سفر کرنے والی طالبات کی تعداد کم ہونے کے باعث اس وقت ان کا استعمال نہیں ہو رہا۔

(د) ان بسوں کی فراہمی کا مقصد دور دراز کے دیہی علاقوں سے آنے والی طالبات کی مشکلات کو دور کرنا ہے ان کالجوں کو ان کی ضرورت کے تحت بسیں فراہم کی گئی تھی۔

پنجاب یونیورسٹی میں تحقیقی کام کے فروغ کے لئے اقدامات و مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7882: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی ہدایت کے مطابق پنجاب یونیورسٹی میں تحقیقی کام کو فروغ دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور یونیورسٹی میں تحقیقی کام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) سے پنجاب یونیورسٹی نے تحقیقی کام کے لئے کتنی میچنگ گرانٹ حاصل کی اور پنجاب یونیورسٹی کے اپنے بجٹ میں سے تحقیقی کام پر کتنی رقم خرچ کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی تحقیقی کاموں کے فروغ کے لئے دن رات کوشش کر رہی ہے جس کی وجہ سے پنجاب یونیورسٹی کی QS Ranking میں اضافہ ہوا ہے اور اب QS Asia 145 پر یونیورسٹی آگئی ہے۔ اس ضمن میں محققین کو لیبارٹریز اور ان سے متعلقہ سامان ومشینری وغیرہ خریدنے کے لئے باقاعدہ فنڈز دیئے گئے ہیں تاکہ ایک اچھے ماحول میں کام ہو سکے۔ BSL-III لیبارٹری تیار کی گئی ہے جس کی وجہ سے اب تحقیق کے ساتھ ساتھ کورونا ٹیسٹنگ بھی کی جارہی ہے۔ مالی سال 22-2021 میں یونیورسٹی میں تحقیقی کام کے لئے 263.016 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

گزشتہ تین سالوں میں تحقیقی کاموں کے لئے درج ذیل رقم مختص کی گئی ہے:-

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم
1۔	2018-19	141.551
2۔	2019-20	162.500
3۔	2020-21	146.513
کل رقم	450.564	

گزشتہ تین سالوں میں قومی تحقیقی پروگرام برائے یونیورسٹی کے تحت 167.087 ملین روپے گرانٹ حاصل کی ہے اور گزشتہ تین سالوں میں یونیورسٹی کے اپنے بجٹ سے تحقیقی کاموں کے لئے درج ذیل رقم خرچ کی گئی ہے۔

سیریل نمبر	سال	مختص شدہ رقم
1۔	2018-19	30.083
2۔	2019-20	65.690
3۔	2020-21	71.596
کل رقم	167.368	

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں تعلیمی شعبہ جات لیب اور ورکشاپس سے متعلقہ تفصیلات

*7897: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور میں کس کس شعبہ میں کہاں تک تعلیم دی جارہی ہے؟

(ب) یہ یونیورسٹی کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس میں کتنے بلاک ہیں؟

(ج) اس میں کتنی لیب اور ورکشاپس ہیں کیا اس یونیورسٹی کی لیب اور ورکشاپ میں عالمی معیار کے مطابق Equipment موجود ہیں؟

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی کو عالمی معیار کے مطابق لانے کے لئے مزید فنڈز اور سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور (مین کیمپس) میں انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ اور پی ایچ ڈی کے شعبہ جات میں تعلیم دی جاتی ہے۔ جن کی فہرست ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یو ای ٹی لاہور مین کیمپس (کل 165 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے)۔

(ج) اس میں 142 لیبز/ورکشاپس ہیں اور ان لیبز میں تمام ضروری Equipment موجود ہیں۔

(د) سرکاری جامعات خود مختار ادارے ہیں اور اپنے وسائل سے تمام اخراجات نمٹاتی ہے۔البتہ اگر یونیورسٹی اس سلسلے میں حکومت سے مدد طلب کرے تو حکومت گرانٹ فراہم کرتی ہے۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***7900: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کتنے کالجز بوائز و گرلز کہاں کہاں پر ہیں؟

(ب) مذکورہ ڈویژن کے کالجز کو یکم ستمبر 2018 سے اب تک کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی تھی مد وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) گزشتہ تین سال کے دوران اس ڈویژن کے کن کن کالجز کی عمارات کتنی لاگت سے تعمیر کی گئیں؟

(د) گزشتہ دو سالوں کے دوران اس ڈویژن میں کالجز کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی نیز اس سے کس کس کالج کی بلڈنگ تعمیر کی جائے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کل 76 کالجز ہیں جن میں 39 بوائز اور 37 گرلز کالج ہیں یہ کالج ضلع راجن پور، ڈیرہ غازی خان، لیہ اور مظفر گڑھ کے مختلف مقامات پر قائم ہیں جن کی نام وائز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ کالج کو ستمبر 2018 سے اب تک فراہم کی گئی مد وار رقم کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سال کے دوران ڈویژن بھر میں جن کالجوں کی عمارات کی تعمیر ہوئی ان کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) گزشتہ دو سالوں کے دوران ڈویژن کے کالجز کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل متذکرہ بالا ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانیوال: گورنمنٹ کالج (بوائز و گرلز) سرائے سدھو کی تعمیری لاگت، ٹیچنگ سٹاف اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7933: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالج سرائے سدھو (ضلع خانیوال) بوائز و گرلز کب تعمیر ہوئے تھے ان کی تعمیر پر کتنی لاگت علیحدہ علیحدہ آئی تھی؟

(ب) کیا ان کی عمارات طالب علموں کی تعداد کے مطابق کافی ہے اگر ناکافی ہے تو کب تک ان کی عمارات تعمیر کر دی جائیں گی؟

(ج) ان میں تعینات ٹیچنگ سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(د) ان میں کون کون سی مسنگ فسلیٹیز ہیں۔

(ہ) ان کالجوں کی خالی اسامیاں پر کرنے اور مسنگ فسلیٹیز کب تک فراہم کرنے کا ارادہ ہے اور اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج سرائے سدھو بوائز اور گورنمنٹ کالج سرائے سدھو گرلز ضلع خانیوال کی تعمیر اور ان پر آنے والی لاگت کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گورنمنٹ بوائز کالج، سرائے سدھو، خانیوال اکتوبر 2018 میں 79.100 ملین روپے کی لاگت سے قائم کیا گیا۔ جبکہ گورنمنٹ گرلز کالج، سرائے سدھو، خانیوال 1995 میں ریسٹ ہاؤس سرائے سدھو میں قائم ہوا بعد ازاں سال 2004 میں اس کالج کو گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول میں منتقل کر دیا گیا۔

(ب) گورنمنٹ کالج بوائز سرائے سدھو، خانیوال کی عمارت 2018 میں تعمیر ہوئی جو کہ طلباء کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہی ہے جبکہ گورنمنٹ گرلز کالج، سرائے سدھو 2004 میں ہائر سیکنڈری سکول کی عمارت میں قائم ہوا جس میں 304 طالبات تعلیم

حاصل کر رہی ہیں اس کالج کی عمارت 05 کلاس رومز، ایک سائنس لیب اور ایک کمپیوٹر لیب پر مشتمل ہے جو کہ ناکافی ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس کالج کی Missing Facilities کی تفصیلات طلب کر لی جائیں گی اور اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں ترجیحاتی بنیادوں اور فنڈز کی موجودگی کو مدنظر رکھ کر اس کالج کو غیر موجود سہولیات (Missing Facilities) مہیا کرنے کے لئے ترقیاتی منصوبہ شامل کرنے کی تجویز دی جائے گی۔

(ج) متذکرہ بالا کالجوں میں تعینات تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گورنمنٹ کالج بوائز سرائے سدھو:

	Sanctioned	Working	Vacant
Teaching Staff	22	09	13
Non Teaching	29	13	16

گورنمنٹ گرلز کالج سرائے سدھو:

	Sanctioned	Working	Vacant
Teaching Staff	21	06	17
Non Teaching	34	24	10

(د) گورنمنٹ کالج بوائز سرائے سدھو میں 13 تدریسی اور 16 غیر تدریسی عملہ کی سیٹیں خالی ہیں۔ گورنمنٹ کالج گرلز سرائے سدھو میں 17 تدریسی اور 10 غیر تدریسی عملہ کی سیٹیں خالی ہیں۔ اس کے علاوہ ایڈمن بلاک، 10 عدد کلاس رومز، 02 سائنس لیب اور سٹاف روم کی ضرورت ہے۔

(ہ) محکمہ ہائر ایجوکیشن میں 2451 اساتذہ کی خالی اسامیوں پر بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن بھرتیوں کا کام جاری ہے جن میں سے کئی مضامین کے اساتذہ بھرتی کر لئے گئے ہیں۔ باقی 3423 اسامیوں کی بھرتی کے لئے بھی PPSC کو ریکوزیشن بھجوا دی گئی ہے۔ مندرجہ بالا کالجوں میں غیر موجود سہولیات (Missing Facilities) اگلے

مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ترجیحاتی بنیادوں پر فنڈز کی فراہمی کے مطابق شامل کرنے کی تجویز دی جائے گی۔

خانیوال گورنمنٹ کالج (بوائزوگرلز) عبدالحکیم کی عمارات کی تعمیر

طالب علموں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7934: **سید خاور علی شاہ:** کیاوزیر ہائرایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالج(بوائزوگرلز)عبدالحکیم(ضلع خانیوال) میں طالب علموں کی تعداد کلاس وائز کتنی کتنی ہے؟

(ب) ان کی عمارات کب تعمیر کی گئی تھیں ان کی عمارات کتنے کتنے رومز پر مشتمل ہے؟

(ج) کیاان کی عمارات طالب علموں کی تعداد اور کلاسز کے حساب سے پوری ہیں اگر کم ہیں تو ان کی عمارات تعمیر کرنے کے لئے کب تک فنڈز فراہم کردیئے جائیں گے؟

(د) ان میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے کتنی اسامیاں کس عہدہ وگریڈ کی خالی ہیں یہ کب تک پر کردی جائیں گی؟

(ہ) ان کالجوں کے لئے کتنی کتنی رقم موجودہ مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے ان رقم سے ان میں کون کون سی سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

وزیر ہائرایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج بوائز عبدالحکیم میں کلاس وائز تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فرسٹ ائیر	188	سیکنڈ ائیر	190
تھرڈ ائیر	40	فورتھ ائیر	70
بی ایس انگلش	40	بی ایس ذوالوجی	37
بی ایس اردو	40		

گورنمنٹ کالج گرلز عبدالحکیم میں کلاس وار تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:-

فرسٹ ائیر	104	سیکنڈ ائیر	172
تھرڈ ائیر	34	فورتھ ائیر	52

(ب) گورنمنٹ کالج بوائز عبدالحکیم کی عمارت 1995 میں تعمیر کی گئی یہ عمارت 12 کمرہ جات پر مشتمل ہے۔ جبکہ گورنمنٹ کالج گرلز عبدالحکیم کی عمارت 2009 میں تعمیر کی گئی اور اس کی عمارت 08 کمرہ جات پر مشتمل ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج بوائز عبدالحکیم کی عمارت طلباء کی موجودہ تعداد کے مطابق ٹھیک ہے تاہم کالج ہذا میں اس سال چار سالہ بی ایس پروگرام شروع ہو چکا ہے جس میں کالج کو تین مضامین (اُردو، انگریزی اور زوالوجی) کی منظوری مل چکی ہے جس کی بناء پر مستقبل میں کالج ہذا کو فنڈز کی فراہمی اور ترجیحاتی بنیادوں پر اضافی کمرہ جات /بی ایس بلاک آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں تجویز کئے جائیں گے گورنمنٹ کالج گرلز عبدالحکیم کی عمارت طالبات کی تعداد کے مطابق ٹھیک ہے لیکن سیکورٹی روم اور ملٹی پرپز ہال کی کمی ہے جو کہ آئندہ مالی سال میں فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ترجیحاتی بنیادوں پر تجویز کئے جائیں گے۔

(د) 1۔ گورنمنٹ کالج بوائز عبدالحکیم کی ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 21 ہے جن میں سے خالی اسامیوں میں (4) لیکچرار BS-17، 1 اسسٹنٹ پروفیسر BS-18، 2 ایسوسی ایٹ پروفیسر BS-19، 01 پروفیسر BS-20 ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 28 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 12 ہے۔

2۔ گورنمنٹ گرلز کالج عبدالحکیم کی ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 23 ہے جن میں سے خالی اسامیوں میں (11) لیکچرار BS-17، 03 اسسٹنٹ پروفیسر BS-18 ہے اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 28 ہے اور خالی اسامیوں کی تعداد 21 ہے۔

مزید برآں یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ان اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے پورے پنجاب میں 2450 لیکچرارز کی ریگولر بھرتی کا عمل

شروع کیا ہوا ہے جو کہ آخری مراحل میں ہے اور ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں مزید 3423 لیکچرارز بھرتی کرنے کی ریکوزیشن پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی گئی ہے جن میں سے 1731 خالی اسامیوں کا اشتہار کمیشن نے مورخہ 2021-12-02 کو شائع کر دیا ہے اس کے ساتھ پنجاب کے کالجز میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے گورنمنٹ نے حال ہی میں CTIs (کالج ٹیچنگ انٹرنیز) کی بھرتی کا عمل بھی شروع کیا ہوا ہے جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔

(ہ) موجودہ مالی سال 22-2021 میں گورنمنٹ کالج بوائز عبدالحکیم کے لئے کل 15.180 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اور گورنمنٹ کالج گرلز عبدالحکیم کے لئے کل 13.700 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس مختص شدہ رقم سے کالج ہذا کے تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہ جات اور کالج کے دیگر روزمرہ کے اخراجات کو پورا کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل کو گزشتہ دو مالی سالوں میں ملنے والے ترقیاتی و نان ترقیاتی بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***7966: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویشن کالج سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب کو سال 20-2019 سال 21-2020 میں ترقیاتی اور نان ترقیاتی بجٹ کتنا ملا اور وہ کہاں خرچ کیا گیا؟

(ب) کیا مذکورہ دو سالوں میں ملنے والے بجٹ سے کالج کی کوئی عمارت تعمیر کی گئی اگر تعمیر کی گئی تو اس پر کتنی لاگت آئی کس ٹھیکے دار یا کمپنی سے تعمیر کروائی گئی؟

(ج) سانگلہ ہل پوسٹ گریجویٹ کالج کی چار دیواری کب تعمیر کروائی تھی کتنی تعمیر ہوئی تفصیل کے ساتھ جواب دیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب کو غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں سال 20-2019 اور سال 21-2020 میں مختص کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سال	مختص بجٹ
1۔	2019-20	35.835 ملین روپے
2۔	2020-21	45.387 ملین روپے

سال وار اخراجات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔20-2019 اور 21-2020 میں کوئی ترقیاتی منصوبہ جات اس کالج کو نہ دیئے گئے ہیں۔

(ب) متذکرہ بالا سالوں میں اس کالج کے لئے ترقیاتی منصوبہ شامل نہ ہے۔تاہم موجودہ مالی سال میں سالانہ ترقیاتی بجٹ میں ایک بلاک مختص کیا گیا جس میں سے متذکرہ بالا کالج میں 6.940 ملین روپے کی لاگت سے تعمیراتی کام کروایا جارہاہے۔ٹھیکیدار یا کمپنی کے بارے معلومات محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ ہے۔

(ج) مذکورہ کالج کی موجود چار دیواری 2016 میں سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور کے بعد 8.253 ملین روپے کی لاگت سے 8 فٹ اونچی کی گئی اور اس پر خاردار تار (Barbed wire) لگائی گئی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری کالجز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7979: **محترمہ رخسانہ کوثر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری کالجز کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کالجز میں کون کون سے مضامین کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کتنے عرصے سے خالی ہیں مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ ان خالی پوسٹوں پر متعلقہ اساتذہ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 16 سرکاری کالجز ہیں۔

(ب) کالجز کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ ہائر ایجوکیشن وقتاً فوقتاً اساتذہ کی بھرتی کرتا رہتا ہے۔ابھی حال ہی میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نئے لیکچرار بھرتی کرنے کے لئے اشتہار دیا جا چکا ہے جو کہ

عنقریب مکمل کرلی جائے گی۔ جبکہ سال 2020 میں متعدد مضامین میں لیکچرار کی بھرتی کی جاچکی ہے اور اساتذہ کو مختلف کالجز میں تعینات کیا جاچکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سال اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے کالج ٹیچنگ انٹرنز (سی ٹی آئی) یعنی عارضی اساتذہ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ اس سال یعنی 22-2021 کے لئے ان عارضی اساتذہ کی بھرتی کا عمل مکمل ہوچکا ہے اور ان کی تقرری کے آرڈر جلد جاری کردیئے جائیں گے۔

ساہیوال اور حلقہ پی پی۔198 میں بوائز اور گرلز کالجز کی تعداد نیز مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

***8024: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔198 اور ضلع ساہیوال میں کتنے بوائز و گرلز کالج ہیں ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اس رقم سے ان میں کون کون سی اشیاء اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(ب) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ملازمین کام کررہے ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ مع گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کیا سرکاری ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں حکومت ان تمام ضروری سہولیات اور فنڈز فراہم کرے گی نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔198 میں کالجز کی تعداد 2 ہے، ایک بوائز اور ایک گرلز جبکہ ضلع ساہیوال میں بوائز کالجز کی کل تعداد 07 ہے اور گرلز کالجز کی کل تعداد بھی 07 ہے ٹوٹل کالجز 14 ہیں جبکہ مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی رقم درج ذیل ہے۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج فار بوائز کمیر ٹاؤن کے لئے فنڈز کے حصول کے لئے درخواست گزاری جارہی ہے۔
تاہم ڈویلپمنٹ بجٹ: 98.109 ملین ہے جو کہ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال میں بی ایس بلاک کے لئے مختص ہوا ہے جس کی بدولت ڈویلپمنٹ کا

کام جاری ہے جو کہ اسی سال مکمل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اسی کالج کے لئے فرنیچر، آئی ٹی لیب کا سامان، کتابیں، سائنس لیب کا سامان اور پلانٹس اینڈ مشینری کی اشیاء خریدی جائیں گی۔

نان ڈویلپمنٹ بجٹ: 310.85 ملین روپے ہے، اس رقم سے ڈسٹرکٹ ساہیوال کے کالجز میں کام کرنے والے اساتذہ اور دوسرے ملازمین کی تنخواہیں دی جائیں گی اور اس کے علاوہ ان کالجز کو چلانے کے لئے جو سامان درکار ہو گا وہ خریدا جائے گا۔

(ب)

ٹیچنگ سٹاف منظور شدہ	551	نان ٹیچنگ سٹاف منظور شدہ	435
ٹیچنگ سٹاف ورکنگ	351	نان ٹیچنگ سٹاف ورکنگ	261
ٹیچنگ سٹاف خالی	200	نان ٹیچنگ سٹاف خالی	174

پی پی۔198 اور ضلع ساہیوال کے کالجز کی تمام اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درج ذیل کالجز میں ٹرانسپورٹ بس کی سہولت میسر ہے:-

گورنمنٹ گریجویٹ کالج ساہیوال	02 بس
گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین ساہیوال	01 بس
گورنمنٹ کریسنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین چیچہ وطنی	01 بس
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ہڑپہ	01 بس
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین کمیر ٹاؤن ساہیوال	01 بس
گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (بوائز) کمیر ٹاؤن ساہیوال	01 بس

باقی کالجز میں ٹرانسپورٹ کی سہولت کی ضرورت نہ ہے۔ ضرورت پڑنے پر ان کالجز کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جاسکتی ہے۔

شیخوپورہ مع پی پی۔141 میں بوائز و گرلز کالج کی تعداد مختص رقم اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8026: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔141 مع ضلع شیخوپورہ میں کتنے بوائز و گرلز کالجز ہیں ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اس رقم سے ان میں کون کون سی اشیاء اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(ب) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ملازمین کام کر رہے ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ مع گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کیا سرکاری ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں تمام ضروری سہولیات اور فنڈز فراہم کرے گی نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔141 (ضلع شیخوپورہ) میں 21 کالجز ہیں جن میں سے 06 بوائز، 12 گرلز اور 03 کامرس کالجز ہیں۔ مندرجہ بالا ضلع شیخوپورہ کے 21 کالجوں کے لئے مالی سال 22-2021 میں 866.157 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اس مختص شدہ رقم کو ضلع بھر کے 21 کالجوں کے تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہوں، یوٹیلیٹی بلز اور دیگر ضروری سہولیات کی فراہمی پر خرچ کیا جاتا ہے۔ کالج وائز مختص شدہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کالجوں میں جاری اسامیوں اور ان پر کام کرنے والے ملازمین کی کالج وائز تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کالجوں میں سرکاری ٹرانسپورٹ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ طلباء کی ڈیمانڈ کے مطابق دی جاتی ہے۔

(د) حکومت متذکرہ بالا ضروری سہولیات کو پورا کرنے کے لئے ہر سال فنڈز فراہم کرتی ہے۔

سرگودھا پی پی۔72 کے بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8031: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 72 سرگودھا میں کتنے بوائز و گرلز کالج ہیں ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اس رقم سے ان میں کون کون سی اشیاء اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(ب) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ملازمین کام کر رہے ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ مع گریڈ بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کیا سرکاری ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں تمام ضروری سہولیات اور فنڈز فراہم کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔ 72 سرگودھا میں 06 (بوائز و گرلز) کالج ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	کالج کا نام
1۔	گورنمنٹ بوائز ایسوسی ایٹ کالج بھیرہ
2۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، بھیرہ
3۔	گورنمنٹ بوائز ایسوسی ایٹ کالج، پھلروان
4۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، پھلروان
5۔	گورنمنٹ بوائز ایسوسی ایٹ کالج، میانی
6۔	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، میانی

گورنمنٹ کالج برائے خواتین بھیرہ کو مسنگ فسلیٹیز فراہم کرنے کے لئے 2019 میں 75.384 ملین روپے (Cap:Rs.60.384million + Rev. Rs.15.000million) کی لاگت سے منصوبہ شامل کیا گیا اس ترقیاتی منصوبہ کے ذریعے 60.384 ملین روپے کی لاگت سے کالج میں نئی تعمیرات و مرمت کا کام کیا جا رہا ہے۔ 30 جون 2021 تک 36.760 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ موجودہ مالی سال 22-2021 میں 38.624 ملین روپے مختص کر کے اسی سال مکمل کر لیا جائے گا۔ اس منصوبہ سے فراہم کردہ مسنگ فسلیٹیز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

کالج کی موجودہ بلڈنگ کی گراؤنڈ فلور کی مرمت کا کام، تعمیر برائے چار عدد نئے کلاس روم فرسٹ فلور پر، انتظار گاہ(Mumty،Waiting Shed) تین عدد کوارٹرز برائے کلاس فور، گارڈروم وغیرہ جبکہ ریونیو کی مد میں 15.000 ملین روپے کی لاگت سے کالج ہذا کو مندرجہ ذیل اشیاء فراہم کی جائیں گی۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

Amount in million	Items	Sr No
7.000	Furniture & Fixture	1
2.000	Plant & Machinery	2
3.000	IT Items	3
0.400	Sports Items	4
2.100	Medical & Lab Items	5
0.500	Books	6
15.000	Total	

(ب) کالج وار اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین پھلروان اور گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھیرہ میں ٹرانسپورٹ کی سہولت موجود ہے باقی ماندہ 4 کالجوں میں طلباء و طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ ٹرانسپورٹ کی سہولت فی الحال موجود نہ ہے تاہم مستقبل میں طلبا کی تعداد بڑھنے کے مطابق سفری سہولت تجویز کی جائے گی۔

(د) باقی ماندہ کالجوں کی ضروریات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ترجیحاتی بنیادوں پر فنڈز فراہمی کے مطابق تجاویز دی جائیں گی۔ چونکہ مندرجہ بالا کالجز موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں ہیں اس لئے اگلے مالی سال میں رقم کی فراہمی کی کوشش کی جائے گی۔

گوجرانوالہ پی پی۔55 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد اور سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8032: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔55 اور گوجرانوالہ شہر کے بوائز و گرلز کالج ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اس رقم سے ان میں کون کون سی اشیاء اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(ب) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ملازمین کام کر رہے ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ مع گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کیا سرکاری ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں تمام ضروری سہولیات اور فنڈز فراہم کرے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔55 اور گوجرانوالہ شہر کے بوائز و گرلز کے 14 کالجوں کے لئے مالی سال 22-2021 میں غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں کل 802.402 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں یہ فنڈز تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہیں اور کالجوں کے دیگر اخراجات پر خرچ کئے جائیں گے جبکہ گوجرانوالہ شہر کے 2 کالجوں کی موجودہ مالی سال 22-2021 میں ترقیاتی بجٹ کی مد میں 158.290 ملین روپے دیئے گئے اس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کالجوں میں اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجوں میں سرکاری ٹرانسپورٹ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت مذکورہ کالجوں میں ہر سال ڈیمانڈ کے مطابق ضروری سہولیات کے لئے فنڈز فراہم کرتی ہے تاہم ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ترجیحاتی بنیادوں پر فنڈز کی فراہمی کے مطابق تجاویز دی جائیں گی۔

اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 میں بوائز و گرلز کالجز کی تعداد، خالی اسامیوں اور سرکاری ٹرانسپورٹ کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***8033: جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-189 اوکاڑہ شہر میں کتنے بوائز و گرلز کالج ہیں ان کے لئے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں مختص کی گئی ہے اس رقم سے ان میں کون کون سی اشیاء اور دیگر سہولیات فراہم کی جائیں گی؟

(ب) ان کالجوں میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی پر ملازمین کام کر رہے ہیں خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ مع گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کیا سرکاری ٹرانسپورٹ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت ان میں تمام ضروری سہولیات اور فنڈز فراہم کرے گی نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی-189 اوکاڑہ شہر میں 4 کالجز ہیں جن میں سے دو بوائز اور دو گرلز کالجز ہیں۔ ان کالجوں میں مالی سال 22-2021 میں 152.202 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کالج وائز مختص کئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالج کا نام	مختص شدہ بجٹ
1-	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ	72.234 ملین روپے
2-	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج آف کامرس، اوکاڑہ	39.360 ملین روپے
3-	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی اوکاڑہ	17.228 ملین روپے
4-	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ	23.380 ملین روپے

مندرجہ بالا مختص کئے گئے بجٹ سے ان کالجوں کے تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی تنخواہ جات، بجلی، سوئی گیس اور دیگر اخراجات کئے جا رہے ہیں۔

(ب) مذکورہ بالا کالجوں میں اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کالجوں میں سرکاری ٹرانسپورٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	کالج کا نام	طلباء کی تعداد	ٹرانسپورٹ
1۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج اوکاڑہ	3700	01
2۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین اوکاڑہ	3100	01
3۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ سٹی	1018	01
4۔	گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج گورنمنٹ کالونی اوکاڑہ	295	00

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج گورنمنٹ کالونی اوکاڑہ میں طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کی سہولت نہیں دی گئی۔

(د) مذکورہ کالجوں میں ضروری سہولیات کے لئے فنڈز فراہم کئے جا رہے ہیں۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے بجٹ، ذرائع آمدن، ملازمین کو قرض کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***8060: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) BISE بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کا مالی سال 22-2021 کا بجٹ کتنا ہے یہ رقم کس کس مد سے وصول ہوئی اس کے Source of Income کون کون سے ہیں؟

(ب) کیا اس بورڈ کے ملازمین کو قرض حاصل کرنے کی سہولت ہے تو یہ قرض کتنی دفعہ اپنی سروس میں کس کس مقصد کے لئے لے سکتے ہیں یہ سہولت کس کس گریڈ کے ملازمین کو حاصل ہے اور یہ قرض کون سی اتھارٹی دینے کی مجاز ہے؟

(ج) سال 2020 اور 2021 میں کتنے ملازمین نے قرض کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروائیں ان کے نام، عہدہ، مع گریڈ بتائیں نیز جن ملازمین کو قرض دیا گیا تھا ان کے نام، عہدہ مع گریڈ اور قرض کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس قرض کی منظوری کے لئے کون کون سی Requirements اور Formalities ضروری ہیں۔

(ہ) قرض واپسی کا کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے کتنے ملازمین نے قرض واپس نہیں کیا؟

(و) کتنی رقم سال 2020 اور 2021 میں قرض لینے والوں سے وصول ہوئی ہے اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے مالی سال 22-2021 کے بجٹ کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے تمام ڈیپوٹیشنسٹ اور ریگولر ملازمین کو ساہیوال بورڈ کیلنڈر باب نمبر 8 کی شق نمبر 8.40 تا 8.60 کی روشنی میں قرضہ دیا جاتا ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
رولز کے مطابق کمیٹی اہلیت چیک کرتی ہے اور قرضہ دینے کی سفارش کرتی ہے جس کے بعد کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں چیئرمین بورڈ منظوری دیتے ہیں۔

(ج) 1۔ سال 2020 میں کل 48 ملازمین نے قرضہ جات کے حصول کے لئے درخواستیں گزاریں جس کی تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2۔ سال 2020 میں قرضہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں کل 18 ملازمین کو قرضہ جات جاری کئے گئے جس کی تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3۔ سال 2021 میں قرضہ جات جاری نہ کئے گئے ہیں۔

(د) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ساہیوال کے تمام ڈیپوٹیشنسٹ اور ریگولر ملازمین کو ساہیوال بورڈ کیلنڈر باب نمبر 8 کی شق نمبر 8.40 تا 8.60 کی روشنی میں قرضہ کمیٹی اہل ملازمین کو قرضہ جاری کرنے کی سفارش کرتی ہے تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) قرضہ جاری کرنے کے بعد اس ملازم کی ماہانہ تنخواہ سے قرضہ قسط کی کٹوتی کی جاتی ہے اور کوئی ایسا ملازم نہ ہے جس کی تنخواہ سے واجب الادا قرضہ کی ماہانہ کٹوتی نہ ہو رہی ہو۔

(و) سال 2020 میں جاری شدہ قرضہ جات کی کٹوتی کی رقم مبلغ -/7230256 روپے کی کٹوتی کی جا چکی ہے تفصیل (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سال 2021 میں قرضہ جات جاری نہ کئے گئے ہیں۔ قرضہ کی کٹوتی کی رقم بورڈ کے اکاؤنٹ نمبر 06867900361601 میں جمع ہوتی ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے بجٹ اور آمدن کے ذرائع نیز ملازمین کو قرض کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*8079: **چوہدری اختر علی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) BISE بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کا مالی سال 22-2021 کا بجٹ کتنا ہے یہ رقم کس کس مد سے وصول ہوئی اس کے Source of Income کون کون سے ہیں؟

(ب) کیا اس بورڈ کے ملازمین کو قرض حاصل کرنے کی سہولت ہے تو یہ قرض کتنی دفعہ اپنی سروس میں کس کس مقصد کے لئے لے سکتے ہیں یہ سہولت کس کس گریڈ کے ملازمین کو حاصل ہے اور یہ قرض کون سی اتھارٹی دینے کی مجاز ہے؟

(ج) سال 2020 اور 2021 میں کتنے ملازمین نے قرض کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروائی ہیں ان کے نام، عہدہ، مع گریڈ بتائیں نیز جن ملازمین کو قرض دیا گیا تھا ان کے نام، عہدہ مع گریڈ اور قرض کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس قرض کی منظوری کے لئے کون کون سی Requirements اور Formalities ضروری ہیں؟

(ہ) قرض واپسی کا کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے کتنے ملازمین نے قرض واپس نہیں کیا؟

(و) کتنی رقم سال 2020 اور 2021 میں قرض لینے والوں سے وصول ہوئی ہے اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے مالی سال22-2021 کے بجٹ کا تخمینہ -/2,260,345,000 روپے ہے ۔ یہ رقم داخلہ فیس، رجسٹریشن فیس، سرٹیفکیٹ فیس اور سپورٹس فیس کی مد میں موصول ہوتی ہے۔

(ب) جی ہاں! بورڈ کے ملازمین کو قرض حاصل کرنے کی سہولت موجود ہے یہ قرضہ سروس میں تین دفعہ جاری کیا جاتا ہے۔ یہ قرضہ برائے تعمیر مکان، برائے خرید موٹر کار / موٹر سائیکل کے حصول کے لئے جاری کیا جاتا ہے۔ یہ سہولت دفتر کے تمام افسران / ملازمین (سکیل نمبر 1 تا 20) کو میسر ہے۔ چیئرمین لاہور بورڈ قرضہ دینے کے مجاز ہیں۔

(ج) سال 21-2020 میں تعمیر مکان کے لئے93, موٹر سائیکل خرید کے لئے 97 اور موٹر کار کی خرید کے لئے 43 درخواستیں موصول ہوئیں جن میں سے تعمیر مکان کے لئے 85 موٹر سائیکل خرید کے لئے 71 اور موٹر کار کی خرید کے لئے 30 افسران / اہلکاران کو قرض جاری کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ قرض اہلیت اور سنیارٹی کی بنیاد پر سینئر ترین درخواست گزاروں کو جاری کیا جاتا ہے۔ اس سے 2 عدد ضمانت نامے اشٹام پیپر پر حاصل کئے جاتے ہیں۔ قرضہ کی واپسی دوران مدت ملازمت میں ہی پوری کر لی جاتی ہے۔

(ہ) قرض واپسی کے لئے مطلوبہ قسط کی ماہانہ بنیادوں پر تنخواہ میں سے کٹوتی کی جاتی ہے۔ تمام ملازمین کا قرض ان کی تنخواہ میں سے منہا کر لیا جاتا ہے کوئی ملازم ایسا نہیں جس نے قرض واپس نہ کیا ہو۔

(و) کل رقم مبلغ -/70,326,432 روپے قرض لینے والوں سے واپس موصول ہوئے جو کہ بورڈ کے مین اکاؤنٹ میں جمع ہوتے ہیں۔

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے بجٹ ذرائع آمدن اور ملازمین کو قرض لینے کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

***8082: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) BISE بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کا مالی سال 22-2021 کا بجٹ کتنا ہے یہ رقم کس کس مد سے وصول ہوئی اس کے Source of Income کون کون سے ہیں؟

(ب) کیا اس بورڈ کے ملازمین کو قرض حاصل کرنے کی سہولت ہے تو یہ قرض کتنی دفعہ اپنی سروس میں کس کس مقصد کے لئے لے سکتے ہیں یہ سہولت کس کس گریڈ کے ملازمین کو حاصل ہے اور یہ قرض کون سی اتھارٹی دینے کی مجاز ہے؟

(ج) سال 2020 اور 2021 میں کتنے ملازمین نے قرض کے حصول کے لئے درخواستیں جمع کروائی ہیں ان کے نام، عہدہ، مع گریڈ بتائیں نیز جن ملازمین کو قرض دیا گیا تھا ان کے نام، عہدہ مع گریڈ اور قرض کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس قرض کی منظوری کے لئے کون کون سی Requirements اور Formalities ضروری ہیں؟

(ہ) قرض واپسی کا کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے کتنے ملازمین نے قرض واپس نہیں کیا؟

(و) کتنی رقم سال 2020 اور 2021 میں قرض لینے والوں سے وصول ہوئی ہے اور کس اکاؤنٹ میں جمع کروائی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا مالی سال 22-2021 کے بجٹ میں آمدن کا تخمینہ مبلغ -/1,020,320,000 روپے ہے۔ آمدن کے ذرائع درج ذیل ہیں۔

1۔ رجسٹریشن فیس 2۔ ایڈمیشن فیس 3۔ سرٹیفکیٹ فیس 4۔ سکالرشپ فیس

5۔ سپورٹس فیس 6۔ منافع سرمایہ کاری 7۔ متفرق فیس

(ب) بورڈ ملازمین کو قرض حاصل کرنے کی سہولت ہے اور بورڈ ملازمین کو قرضہ شادی، خرید موٹر سائیکل / کار، قرضہ خرید سائیکل، ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس اور قرضہ خرید لیپ ٹاپ دیا جاتا ہے اور ان کی مجاز اتھارٹی جناب چیئرمین ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2020 اور 2021 میں ملازمین کی طرف سے صرف قرضہ شادی کے حصول کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں اور تمام موصولہ درخواست گزاران کو قرضہ دیا گیا ان کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) قرض کی منظوری کے لئے requirements اور formalities کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) قرضہ کی رقم ملازمین کی تنخواہ سے ماہانہ اقساط میں کٹوتی کی جاتی ہے اور ایسا کوئی بھی ملازم نہیں جس نے قرضہ واپس نہیں کیا۔

(و) سال 2020 میں مختلف قرضہ جات کی مد میں مبلغ -/1264439 روپے اور سال 2021 میں مبلغ -/907450 روپے کی رقم وصول ہوئی جو کہ بورڈ کے اکاؤنٹ نمبر 103610018366 میں جمع ہوئی۔

لاہور: گورنمنٹ یونیورسٹیز اور کالجز میں کنٹینز کی تعداد اور ٹھیکے سے متعلقہ تفصیلات

8146*: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

لاہور کی یونیورسٹیوں اور کالجز میں کل کتنی کنٹینز ہیں اور ان کنٹینوں کا ٹھیکہ کس طرح کتنے عرصہ کے لئے دیا جاتا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(تفصیل وصول بجانب جامعات)

1۔لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور میں ایک عدد کنٹین، ایک فروٹ شاپ اور ایک ٹک شاپ ہے اور اس کا ٹھیکہ ٹینڈر بذریعہ اخبار اشتہار کیا جاتا ہے اور ٹھیکہ کی مدت ایک سال کے لئے ہوتی ہے۔

2۔پنجاب یونیورسٹی، لاہور

پنجاب یونیورسٹی میں کنٹینز کی تعداد 22عدد کنٹین کرائے پر لینے کا طریق کار معروف اخبارات کے ذریعے ٹینڈر کا اجراء ہے کرائے کی مدت ایک سالہ ہے جو کہ 10 فیصد کے ساتھ قابل تجدید ہے۔

3۔گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور میں درج ذیل تین کیفے ٹیریا سروس پوائنٹس ہیں:۔

1۔مین / انٹر کیفے ٹیریا

2۔پوسٹ گریجویٹ کیفے ٹیریا

3۔سائنس بلاک کیفے ٹیریا

ٹھیکیداروں کی سلیکشن کے لئے سابقہ طریق کار کے مطابق مہر بند پیشکش کم از کم دو قومی اخبارات میں بذریعہ اشتہار نیلامی شائع کئے جاتے ہیں اور سب سے زیادہ بولی دہندہ کو منتخب کیا جاتا ہے۔ کامیاب بولی دہندہ کو ابتدائی طور پر ایک سال کے لئے ٹھیکہ دیا جاتا ہے جو کہ تسلی بخش کارکردگی کی بنیاد پر تین سال کے لئے قابل تجدید ہے۔

4۔یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور

یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور میں کنٹین کا ٹھیکہ مندرجہ ذیل طریقہ سے دیا جاتا ہے۔

i۔ ٹھیکہ کی میعاد ایک سال ہوتی ہے۔

ii۔ ٹھیکہ کے لئے PPRA Rules کے مطابق اخبار میں اشتہار دیا جاتا ہے۔

iii۔اخبار اشتہار کے بعد خواہشمند افراد دی گئی شرائط کے مطابق مہر بند لفافہ میں اپنی اپنی بولی برائے ٹھیکہ کنٹین جمع کرواتے ہیں۔

iv۔ مہر بند لفافے تمام امیدواران کی موجودگی میں کنٹین کمیٹی مقررہ وقت اور تاریخ پر کھولتی ہے اور تمام دستاویزات کی تکنیکی تشخیص کی جاتی ہے۔ تکنیکی تشخیص میں کامیاب ہونے والے امیدواران کی بولی(Financial Bid) کھولی جاتی ہے۔

v۔ سب سے زیادہ بولی دہندہ کو مجاز اتھارٹی کی اجازت کے بعد ایوارڈ لیٹر جاری کیا جاتا ہے۔

vi۔ کامیاب بولی دہندہ کو ایوارڈ لیٹر جاری ہونے کے بعد ایک معاہدہ (Agreement) مابین کامیاب بولی دہندہ اور یونیورسٹی اتھارٹی دستخط کیا جاتا ہے۔ جس میں کنٹین چلانے کے بارے میں تمام قوائد وضوابط تحریر کئے جاتے ہیں۔

vii۔ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور کے کیمپسز میں کنٹینز کی تعداد درج ذیل ہے۔

کیمپس	تعداد کنٹین
یونیورسٹی آف ایجوکیشن ٹاؤن شپ کیمپس، لاہور	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال کیمپس، لاہور	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، بنک روڈ، لاہور	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، جوہر آباد کیمپس، جوہر آباد	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، وہاڑی کیمپس، وہاڑی	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ملتان کیمپس، ملتان	1
یونیورسٹی آف ایجوکیشن، ڈی جی خان کیمپس، ڈی جی خان	1
کل تعداد:	8

5۔ یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس، لاہور

یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس ایک عوامی شعبے کی یونیورسٹی ہے جس کا مقصد تعلیم کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانا ہے۔ یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس نے کنٹین کے لئے اعظم برادرز، لاہور کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جو کہ مورخہ 12 مارچ 2021 سے شروع ہو کر تاحال جاری ہے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس، لاہور کی طرف سے تمام

مطلوبہ طریق کار کی پیروی کی گئی ہے۔یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس عوامی فلاح کے لئے کسی بھی قسم کی معلومات فراہم کرنے میں خوشی محسوس کرتی ہے۔

6۔انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی، پنجاب لاہور

انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کا قیام 2012 میں ہوا تھا، انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے قیام کا بنیادی مقصد روایتی تعلیم سے ہٹ کر نئی نسل کو جدید علوم میں تحقیق پر مبنی تعلیم سے بہرہ ور کروانا ہے، جو کہ تاحال ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک کی عمارت میں کرایہ کی جگہ پر کام کر رہی ہے اس کی اپنی کوئی کنٹین نہیں ہے۔فل وقت طلبہ ارفع سافٹ ویئر ٹیکنالوجی پارک کے کیفے ٹیریا سے ہی استفادہ کر رہے ہیں۔اس خط کے توسط سے ہم اپنی بااختیار قانون ساز اسمبلی سے گزارش کرتے ہیں کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کو فنڈز جاری کئے جائیں تاکہ یونیورسٹی اپنی جگہ پر کیمپس کی تعمیر کر کے ملک کی ترقی میں اہم کردار بہتر طور پر انجام دے۔

7۔یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور اور اس کے مختلف کیمپسز اور کالج کے شعبہ جات میں کیفے ٹریا اور کینٹین کی تفصیل درج ذیل ہے تمام نئی کینٹین / کیفے ٹریا کا ٹھیکہ بذریعہ اخبارات اشتہار عموماً تین سال کی مدت کے لئے دیا جاتا ہے:-

1۔کیفے ٹیریا	06
2۔کنٹین	06

غازی یونیورسٹی اور خواجہ فرید یونیورسٹی میں بی ایس سرائیکی کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*8166: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بی زیڈ یو ملتان اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس سرائیکی کی کلاسز ہو رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جنوبی پنجاب کی دیگر یونیورسٹیز (غازی خان یونیورسٹی ڈیرہ غازی) اورخواجہ فرید یونیورسٹی رحیم یارخان سرائیکی کے سوا تمام Subject Major میں BS کی کلاسز چل رہی ہیں۔

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت غازی یونیورسٹی اور خواجہ فرید یونیورسٹی میں BS سرائیکی کی کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! بی زیڈ یو ملتان اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں بی ایس سرائیکی کی کلاسز ہو رہی ہیں۔

(ب) غازی یونیورسٹی میں BS سرائیکی کی کلاسز کا اجراء سیشن 2022 تا 2026 کر دیا گیا ہے. اس ضمن میں ایڈمشن مکمل ہو چکے ہیں اور کلاسز مورخہ 04.10.2022 سے شروع ہو چکی ہیں. خواجہ فرید یونیورسٹی بی ایس سرائیکی کی کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں بی زیڈ یو یونیورسٹی ملتان سے مشاورت کی درخواست کی گئی ہے۔ (خط ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔

(ج) سرائیکی غازی یونیورسٹی BS کی کلاسز کا اجراء سیشن 2022 تا 2026 کر دیا گیا ہے خواجہ فرید یونیورسٹی بنیادی طور پر آئی ٹی اور انجینئرنگ کی یونیورسٹی ہے۔ جنوبی پنجاب میں کوئی بھی انجینئرنگ یونیورسٹی (میر چاکر انجینئرنگ یونیورسٹی ، ایم این ایس انجینئرنگ یونیورسٹی) اس طرح کا کوئی بھی پروگرام آفر نہیں کر رہی۔ خواجہ فرید یونیورسٹی بی ایس سرائیکی کی کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں بی زیڈ یو یونیورسٹی ملتان سے مشاورت کی درخواست کی گئی ہے۔ (خط ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے)۔

ننکانہ صاحب: گورنمنٹ پوسٹ گریجویشن کالج فار بوائز سانگلہ ہل کو ملنے والے ترقیاتی، نان ترقیاتی فنڈز اور ان کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

***8182: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویشن کالج فار بوائز سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب کو سال20-2019 اور21-2020 کے دو سالوں میں ترقیاتی اور نان ترقیاتی بجٹ کتنا ملا اور وہ کہاں خرچ کیا گیا؟

(ب) کیا مذکورہ دو سالوں میں ملنے والے بجٹ سے کالج کی عمارت تعمیر کی گئی اگر تعمیر کی گئی تو کب اور اس پر کتنی لاگت آئی کس ٹھیکیدار یا کمپنی سے تعمیر کروائی گئی؟

(ج) سانگلہ ہل پوسٹ گریجویٹ کالج کی چاردیواری کب تعمیر کروائی تھی کتنی تعمیر ہوئی ہے مکمل تفصیل کے ساتھ جواب دیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز سانگلہ ہل ضلع ننکانہ صاحب کو مالی سال برائے 20-2019 اور21-2020 میں کوئی ترقیاتی بجٹ فراہم نہ کیا گیا تاہم غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال مالی	بجٹ
2019-20	36.067 ملین روپے
2020-21	45.387 ملین روپے

متذکرہ بالا غیر ترقیاتی بجٹ ملازمین کی تنخواہوں، سوئی گیس، بجلی، پانی، سٹیشنری اور دیگر مدات میں خرچ کی گئی جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ دو سالوں میں کالج کی عمارت پر کوئی ترقیاتی بجٹ سے کسی قسم کی تعمیر نہیں کی گئی۔

(ج) مذکورہ کالج کی چاردیواری 2016 میں سکیورٹی رسک کے پیش نظر مبلغ 8.253 ملین روپے کی لاگت سے 3764rft لمبی 8 فٹ اونچی اور 2 فٹ خاردار تعمیر کروائی گئی۔

اوکاڑہ: شہر اور حلقہ پی پی۔189 میں خواتین کے کالجز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8188: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔189 اوراوکاڑہ شہر میں کتنے خواتین کے کالج کہاں کہاں ہیں ان کے لئے سال 2020-21 میں کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور سال 2021-22 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(ب) ان کالجوں میں کتنی طالبات کلاس وائز زیر تعلیم ہیں ان کو کہاں تک تعلیم دی جا رہی ہے ان میں کلاس روم، ملٹی پرپز ہال کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) بی ایس (آنرز) اور ایم اے، ایم ایس سی کی کلاسز کس کس کالج میں شروع ہیں؟

(د) ان کالجوں کی خالی اسامیوں کی تفصیل عہدہ وگریڈ وائز بتائیں ان کو پر نہ کرنے کی وجوہات بتائیں؟

(ہ) ان کالجوں میں کون کون سی مسنگ فسیلیٹیز ہیں ان کو فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں خواتین کے دو کالجز ہیں۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین سٹیڈیم روڈ اوکاڑہ۔

گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ساؤتھ چونگی نمبر 6 اوکاڑہ۔

اور ان کالجز کے لئے سال 2020-21 اور سال 2021-22 میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کالجز میں زیر تعلیم طالبات، کلاس رومز اور ملٹی پرپز ہال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں خواتین کالجز میں بی ایس (آنرز) کی کلاسز کے لئے محکمہ کی جانب سے NOC جاری کئے جا چکے ہیں اور اس سیشن سے باقاعدہ کلاسز کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(د) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں خواتین کے کالجز کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی پی۔189 اور اوکاڑہ شہر میں خواتین مسنگ فسیلیٹیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور۔یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس میں فیسوں کی مد میں موصولہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*8215: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) The University of Home Economics Lahore میں فیسوں کی مد میں کتنی رقم وصول کی جاتی ہے گزشتہ پانچ سالوں میں ان فیسوں میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیایونیورسٹی کی جانب سے ذہین اور مستحق طالبات کے لئے کوئی سکالر شپس بھی دیئے جا رہے ہیں اگر ہاں توتفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) The University of Home Economics Lahore میں فیسوں کی مد میں رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی آف ہوم اکنامکس ، لاہور، یونیورسٹی کے طلباء کو اپنے ذرائع سے میرٹ سکالرشپس اور ایچ ای سی فنڈڈ نیڈ بیسڈ سکالرشپس اور احساس وظائف دے رہی ہے۔

لاہور بورڈ میں عملہ کی تعداد، اخراجات اور وصولیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8232: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں کل کتنا سٹاف کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کررہا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مذکورہ بورڈ کو سال 2018 سے اب تک کتنی رقم کس کس مد میں سال وار فراہم کی گئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کمیشن کو کتنی رقم کہاں کہاں سے حاصل ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم امتحان دینے والے امیدواروں سے حاصل ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم بورڈ کے افسران گریڈ 17 اور اوپر کو تنخواہوں ٹی اے / ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی اور کتنی رقم افسران کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں پر خرچ ہوئی کتنی رقم بورڈ نے امتحانی سنٹرز کے کرایہ کی مد میں ادا کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں اس وقت 765 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو 2018 سے اب تک گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی رقم کسی بھی مد میں نہ موصول ہوئی ہے اور نہ ہی ہوتی ہے بلکہ بورڈ ہذا میں سیکنڈری سکول (نہم اور دہم) کا امتحان دینے والے گورنمنٹ سیکٹر کے امیدواران داخلہ فیس اور رجسٹریشن فیس سے مستثنیٰ ہیں۔

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کو 2018 سے اب تک گورنمنٹ کی طرف سے کسی قسم کی کوئی رقم کسی بھی مد میں نہ موصول ہوئی ہے اور نہ ہی ہوتی ہے بلکہ بورڈ ہذا میں سیکنڈری سکول (نہم اور دہم) کا امتحان دینے والے گورنمنٹ سیکٹر کے امیدواران داخلہ فیس اور رجسٹریشن فیس سے مستثنیٰ ہیں۔

(د) لاہور بورڈ میں سیکنڈری سکول و انٹر میڈیٹ امتحان دینے والے امیدواران سے درج ذیل فیس موصول ہوئی۔

مالی سال	رقم (ملین میں)
2018-19	1,804,925
2019-20	1,700,634
2020-21	1,658,099

(ہ) گریڈ 17 اور اوپر کے افسران کو تنخواہ کی مد میں کی گئی ادائیگی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2018	161,349,696.00
2019	166,476,960.00

2020	172,112,424.00
2021	177,447,156.00
جنوری تا مارچ2022	46,803,297.00
ٹوٹل	72,41,89,533.00

گریڈ 17 اور اوپر کے بورڈ افسران کو ٹی اے /ڈی اے کی مد میں ادا کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	رقم (ملین میں)
2018-19	06,45,015.00
2019-20	09,98,563.00
2020-21	09,77,038.00
ٹوٹل	26,20,616.00

افسران کے زیر استعمال سرکاری گاڑیوں پر سال 2018 سے اب تک مبلغ- /51,46,784روپے خرچ ہوئے۔

سال 2018 سے اب تک امتحانی بلڈنگ میں پرائیویٹ محکمہ جات کے سنٹروں کے سروس چارجز کی مد میں وصول رقم مبلغ- /2,17,28,000روپے ہے۔

جی سی یونیورسٹی چنیوٹ کیمپس کی تعمیر کی موجودہ صورت حال سے متعلقہ تفصیلات

*8256: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی سی یونیورسٹی چنیوٹ کیمپس کے قیام کے لئے چنیوٹ ساڑ مراد والا روڈ پر سرکاری زمین حاصل کر کے اس پر فیکلٹی کی عمارت کی تعمیر شروع کی جا چکی ہے اس کی تکمیل کب تک ہو جائے گی اور نئی بلڈنگ میں کلاسز کا اجراء کب تک شروع ہو جائے گا؟

(ب) اس سال جی۔ سی یونیورسٹی چنیوٹ کیمپس کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی باقی ماندہ رقم ہے تعمیر کی موجودہ صورتحال کیا ہے کون کون

سے بلاک تعمیر ہو رہے ہیں تعمیر کرنے والی کمپنی کا کیا نام ہے اور یہ کمپنی کس شہرت کی مالک ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ جی سی یونیورسٹی چنیوٹ کیمپس کے قیام کے لئے چنیوٹ ساڑ مرادوالا روڈ پر سرکاری زمین حاصل کر کے اس پر اکیڈمک بلاک کی تعمیر شروع کی جا چکی ہے۔ اس میں اکیڈمک بلاک کی تعمیر دسمبر 2022 تک مکمل کرنے کا پروگرام ہے۔ بقیہ عمارت کا ٹینڈر ہو چکا ہے جس پر HEC کی منظوری کے بعد کام الاٹ کر دیا جائے گا اور انشاءاللہ دسمبر 2023 تک مکمل کرنے کا پروگرام ہے بشرطیکہ HEC کی طرف سے بروقت فنڈز مہیا کر دیئے جائیں۔

نئی بلڈنگ میں اکیڈمک بلاکس کی تعمیر کے بعد عارضی طور پر کلاسز کا اجراء کیا جا سکتا ہے۔

(ب) اس سال جی سی یونیورسٹی چنیوٹ کیمپس کی تعمیر کے لئے 250 ملین رقم مختص کی گئی ہے۔ اب تک کل 485 ملین روپے مل چکے ہیں اور اس میں 387.508 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ باقی رقم 97.492 ملین روپے موجود ہے۔ فی الوقت 2 اکیڈمک بلاکس کی تعمیر جاری ہے۔ تعمیر کرنے والی کمپنی کا نام میسرز ایلکون ایسوسی ایٹس (M/s Elcon Associates) ہے۔ یہ کمپنی یونیورسٹی ہذا کے ساتھ پہلے بھی کام کر چکی ہے اور اچھی شہرت کی حامل ہے۔

تحصیل چنیوٹ میں گورنمنٹ بوائز اینڈ گرلز کالجز کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8258: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل چنیوٹ میں گرلز اور بوائز کالجز کہاں کہاں واقع کتنی کتنی تعداد میں ہیں؟

(ب) کیا آبادی کے تناسب سے کالجز کی موجودہ تعداد کافی ہے یا اس میں اضافہ ہونا لازمی ہے اگر کالجز کی تعداد ناکافی ہے تو کیا حکومت نئے کالجز کی تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے ان کالجز کی کلاسز میں طلباء وطالبات کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) چنیوٹ کے ان گرلز اور بوائز کالجز کی تعمیر کب ہوئی انکی تعمیر وترقی میں کن کن شخصیات اور اداروں نے حصہ لیا سٹاف دیگر عملہ پورا ہے یا اسامیاں خالی بھی پڑی ہیں اگر اسامیاں خالی ہیں تو کب تک انہیں پر کرنے کا ارادہ ہے؟

(د) چنیوٹ تحصیل میں موجود کالجز سرکاری زمینوں پر تعمیر شدہ ہیں یا کچھ کی عمارتیں کرایہ پر بھی حاصل کی گئی ہیں اگر بعض کالجز کی عمارت کرایہ کی جگہ پر بنی ہوئی ہے تو کیا حکومت نے اس جگہ کو اپنی ملکیت میں لینے کی کوئی کوشش کی ہے یا ویسے ہی کرایہ پر ہی چلائے جانے کا ارادہ ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) تحصیل چنیوٹ میں تین سرکاری کالجز ہیں جن میں دو بوائز کالجز اور ایک گرلز کالج ہے۔

1. گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج چنیوٹ۔
2. گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج چنیوٹ۔
3. گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ۔

(ب) آبادی کے تناسب سے کالجز کی موجودہ تعداد کافی ہے کیونکہ درج ذیل کالجز تحصیل چنیوٹ کی آبادی کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں جن کی تعداد درج ذیل ہے۔

1. گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج چنیوٹ اس میں تمام طلباء و طالبات کی تعداد (2611) ہے۔
2. گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج چنیوٹ اس میں تمام طلبہ کی تعداد (322) ہے۔
3. گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ اس میں تمام طالبات کی تعداد (2136) ہے۔

مستقبل میں طلباء وطالبات کی ضرورت کے مطابق مزید کالجز بنائے جائیں گے۔

(ج) 1۔ گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج چنیوٹ کی تعمیر 1954 میں ہوئی اور اس میں انجمن اسلامیہ ٹرسٹ کا کردار ہے اور ان میں اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ: Sanctioned-57, Working-40, Vacant-17

نان ٹیچنگ: Sanctioned-37, Working-23, Vacant-14

1۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج چنیوٹ کی تعمیر 1986 میں ہوئی اور اس میں گورنمنٹ آف دی پنجاب کا اہم کردار ہے اور ان میں اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ: Sanctioned-12, Working-4, Vacant-8

نان ٹیچنگ: Sanctioned-10, Working-8, Vacant-2

1۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ کی تعمیر 1976 میں ہوئی اور اس میں گورنمنٹ آف دی پنجاب کا اہم کردار ہے اور ان میں اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ: Santioned-26, Working-19, Vacant-7

نان ٹیچنگ: Santioned-30, Working-15, Vacant-15

ان تمام کالجز میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی خالی اسامیوں کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق پُر کیا جاتا ہے جیسا کہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی طرف سے سفارش کردہ امیدواران کالجز میں بطور لیکچرار تعینات کئے جاتے ہیں۔

(د) گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج چنیوٹ سرکاری زمین پر ہے جبکہ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج چنیوٹ گورنمنٹ اسلامیہ گریجویٹ کالج چنیوٹ کی عمارت میں ہے اس کی اپنی زمین نہ ہے۔ گورنمنٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین چنیوٹ اوقاف کی زمین لیز پر ہے جس کا سالانہ کرایہ ادا کرتے ہیں۔

شیخوپورہ: پی پی۔141 میں خواتین کالجز کی تعداد، ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کیڈر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8299: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع شیخوپورہ پی پی۔141 میں خواتین کے کتنے کالج کہاں کہاں ہیں ان کے لئے مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے کتنی ان کو فراہم کر دی گئی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(ب) ان کالج میں کون کون سے گریڈ کی اسامیاں ٹیچنگ کیڈر اور نان ٹیچنگ کیڈر کی خالی ہیں اور کتنی پر ہیں مکمل تفصیلات عہدہ مع گریڈ وار بتائیں؟

(ج) ان کالجوں میں کون کون سی Missing فسیلیٹی ہیں ان کو اس مالی سال میں فراہم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اس حلقہ پی پی۔141 میں مزید گرلز کالج بنانے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

(د) کیا ان کالجوں میں طالبات کے Pick and Drop کے لئے سرکاری گاڑیاں ہیں تو ان کی تفصیلات بتائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ضلع شیخوپورہ پی پی۔141 مانانوالہ میں لڑکیوں کے لئے ایک کالج گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین بھکھی قائم کیا گیا ہے اس کالج کے لئے موجودہ مالی سال برائے 22-2021 میں تنخواہ جات اور دیگر اخراجات کی مد میں 26.900 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جواب تک فراہم کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متذکرہ بالا کالج کو کالج فنڈ کی مد سے کمپیوٹر اور لیبارٹری آلات کا انتظام کیا گیا ہے اور کالج کی چاردیواری کی مرمت پنجاب بلڈنگ کے محکمہ سے کروائی گئی ہے مزید برآں کالج میں ملٹی پرپز ہال، کنٹین اور فوٹو کاپی مشین کی ضرورت ہے تاہم ان ضروریات کو آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں فنڈز کی دستیابی کی صورت میں ترجیحاتی بنیادوں پر شامل کر لیا جائے گا۔ پی پی۔ 141 میں مزید گرلز کالج بنانے کی تجویز زیر غور ہے جو کہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں ضروری قانونی کارروائی اور فنڈز کی فراہمی کی صورت میں ترجیحاتی بنیادوں پر شامل کیا جائے گا۔

(د) فی الوقت کالج ہذا میں طالبات کے لئے کوئی بس موجود نہ ہے تاہم آئندہ مالی سالوں میں بجٹ کی فراہمی اور طالبات کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مدنظر ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی تجویز دی جائے گی۔

یونیورسٹی آف نارووال کے رقبہ کو رینٹ / پٹہ / لیز پر دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8340: **جناب منان خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یونیورسٹی آف نارووال کی زمین کتنی ہے؟

(ب) کتنی زمین پر فصلیں کاشت کی ہوئی ہیں کون کون سی فصلیں سال 2020 اور 2021 میں کاشت کی گئی تھیں ان سے کتنی آمدن ہوئی تھی؟

(ج) اگر یہ زمین لیز، پٹہ اور ٹھیکہ پر دی گئی ہے تو کب کس کی اجازت سے کس کو دی گئی ہے فی ایکڑ کتنی رقم پر دی گئی ہے؟

(د) اس کی رقم کس اکاؤنٹ میں جمع ہوئی ہے؟

(ہ) اس کو ٹھیکہ پر کس کی اجازت سے دیا گیا ہے اس بابت حکومت کیا ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) یونیورسٹی آف نارووال میں نئے کیمپس میں 101 ایکڑ جبکہ پرانے کیمپس میں 8 ایکڑ زمین ہے۔

(ب) فی الوقت کوئی فصل زیر کاشت نہیں ہے تاہم 21-2020 میں 7 ایکڑ پر گندم اور 4 ایکڑ سٹرابری کاشت کی گئی تھی۔

(ج) زمین کو ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

(د) اس کی آمدن -/465,350 روپے یونیورسٹی آف نارووال کے فنڈز اکاؤنٹ 6510106370800016 میں جمع کروائے گئے۔

(ہ) زمین کو ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

یونیورسٹی آف نارووال میں انتظامی ومالی بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

*8341: **جناب منان خان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف نارووال میں انتظامی ومالی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں اس بابت باقاعدہ انکوائری ہوئی تھی جس میں یہ ثابت ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا ہائر ایجوکیشن اس بابت ایکشن لینے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) ،(ب) یونیورسٹی آف نارووال میں کوئی انتظامی و مالی بے ضابطگی نہیں ہوئی، تمام تر امور میرٹ کی بنیاد پر سرانجام دیئے جا رہے ہیں۔

رحیم یار خان قائم کردہ بوائز اینڈ گرلز کالجز میں انفراسٹرکچر کی کمی سے متعلقہ تفصیلات

*8365: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں گزشتہ پانچ سالوں میں متعدد گرلز اینڈ بوائز کالجز قائم کئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالجز میں ٹیچنگ اینڈ نان ٹیچنگ سٹاف اور بنیادی انفراسٹرکچر کی شدید کمی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ان کالجز کی اسامیوں کو پر کرنے اور بنیادی انفراسٹرکچر فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع رحیم یار خان میں درج ذیل پانچ نئے بوائز اینڈ گرلز کالجز قائم کئے گئے۔

نام ادارہ	کلاسز کا آغاز
1۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	2018
2۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (بوائز) ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	2019
3۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے خواتین، میاں والی قریشیاں	2019
4۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج (بوائز) ، سہجہ تحصیل خانپور	2019

5۔ گورنمنٹ ایسوسی ایٹ کالج برائے 2021
خواتین، کوٹ سماںہ، رحیم یار خان

(ب) اگرچہ ان کالجوں کو مستقل تدریسی اور غیر تدریسی عملہ کی کمی کا سامنا کرنا ہے لیکن اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے لیکچرارز کی بھرتی کا عمل جاری ہے مزید بر آں حکومت پنجاب محکمہ اعلیٰ تعلیم وقتی طور پر ہر سال CTIsان کالجوں کو دے رہی ہے جہاں اساتذہ کی کمی ہے جبکہ متذکرہ بالا کالجز کی عمارات میں بنیادی انفراسٹرکچر کے اعتبار سے کوئی کمی نہ ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت ان خالی اسامیوں کو فل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت ان کالجز میں ریگولر اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعیناتی کا عمل بھی جاری ہے، اس کے علاوہ ہر سال حکومت پنجاب ان کالجز میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے سی ٹی آئیز (عارضی اساتذہ) بھی فراہم کرتی ہے، اس سال بھی مذکورہ بالا پانچ کالجز میں حکومت پنجاب سے کُل 40 سی ٹی آئیز فراہم کئے جا چکے ہیں جو کہ طلبہ کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

پنجاب کے کالجز میں کنٹریکٹ پر بھرتی لیکچرارز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***8426:سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب کے کالجوں میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے لیکچرارز کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) ان لیکچرارز کو حکومت کیا معاوضہ دے رہی ہے؟

(ج) ان لیکچرارز کو مستقل کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) سرکاری کالجز میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے لیکچرارز کی تفصیل مندرجہ ذیل بیان کی گئی ہے۔

راولپنڈی ڈویژن	01
لاہور	02

بہاولپور	01
فیصل آباد	0
سرگودھا	0
ڈی.جی خان	0
ملتان	0
ساہیوال	0
گوجرانوالہ	0
کل تعداد	04

(ب) تنخواہ بنیادی پے سکیل 17 کے مطابق دی جا رہی ہے۔

(ج) یہ کیسز مختلف فورمز / کورٹس میں زیر التواء ہیں ضروری کارروائی کے بعد Consider کئے جائیں گے۔

لاہور ایجوکیشن بورڈ میں سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیوں پر مستقل تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

8480*: چودھری اختر علی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایجوکیشن بورڈ لاہور میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں کی تعداد عہدہ و گریڈ وار بتائیں ان پر تعینات ملازمین کے نام بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا کنٹرولر امتحانات اور سیکرٹری کی اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو کیا مستقل ہیں یا عارضی کام کر رہے ہیں اگر عارضی کام کر رہے ہیں تو کب سے یہ کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں پر مستقل تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کے فرائض سے آگاہ فرمائیں اور ان کو جو مراعات حاصل ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) لاہور بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر (عہدہ اور گریڈ وار) کی اسامیوں کی تعداد 105 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) لاہور بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی خالی اسامیوں کی تعداد 10 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لاہور بورڈ میں سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات مستقل طور پر (مستعارالخدمتی) کام کر رہے ہیں۔

(د) حکومت پہلے ہی ان اسامیوں پر مستقل طور پر (مستعارالخدمتی) تعیناتی کر چکی ہے۔

(ہ) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور کے ایکٹ 1976 کے مطابق سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کے فرائض کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ چونکہ یہ دونوں افسران Deputation پر تعینات ہیں لہٰذا ان کو حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کی طرف سے جاری کردہ Deputation Policy 1998 کے تحت طے شدہ مراعات ہی دی جا رہی ہیں۔

گوجرانوالہ ایجوکیشن بورڈ میں سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کی اسامیوں پر مستقل تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*8481: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایجوکیشن بورڈ گوجرانوالہ میں گریڈ 17 اور اوپر کی اسامیوں کی تعداد عہدہ وگریڈ وار بتائیں ان پر تعینات ملازمین کے نام بتائیں؟

(ب) اس بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ج) کیا کنٹرولر امتحانات اور سیکرٹری کی اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو کیا مستقل ہیں یا عارضی کام کر رہے ہیں اگر عارضی کام کر رہے ہیں تو کب سے کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں پر مستقل تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کے فرائض سے آگاہ فرمائیں اور ان کو جو مراعات حاصل ہیں ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گوجرانوالہ بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر (عہدہ اور گریڈ وار) کی اسامیوں کی تعداد 89 ہے جن میں 58 اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گوجرانوالہ بورڈ میں گریڈ 17 اور اوپر کی خالی اسامیوں کی تعداد 04 ہے جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن گوجرانوالہ کی کنٹرولر امتحانات کی اسامی پر مسٹر محمد نعیم بٹ، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ گریجویٹ کالج، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ عارضی طور پر بطور ایڈیشنل چارج مورخہ 2022-7-04 سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جبکہ سیکرٹری کی اسامی پر چوہدری شہزاد احمد، ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات مورخہ 2022-3-01 سے عرصہ تین سال کے لئے ڈیپوٹیشن پر حکومت پنجاب کی طرف سے تعینات کئے گئے ہیں۔

(د) کنٹرولر امتحانات کی تعیناتی کے لئے معاملہ اس وقت حکومت پنجاب کے پاس زیر کارروائی ہے اور سیکرٹری کی تعیناتی گوجرانوالہ بورڈ میں پہلے ہی ڈیپوٹیشن پر تین سال کے لئے کی جا چکی ہے۔

(ہ) سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات کو حکومت پنجاب کی Deputation پالیسی کے اور بورڈ رولز کے مطابق تنخواہ، لیٹ سیٹنگ اور لیوانکیشمنٹ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔ تاہم فرائض کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور پنجاب یونیورسٹی میں شعبہ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ کلچرل سٹڈیز کی طالبہ کو ہراساں کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*8590: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ کلچرل سٹڈیز کے پروفیسر کی جانب سے یونیورسٹی کی طالبہ کو مسلسل جنسی ہراسانی کا نشانہ بنایا جارہاہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یونیورسٹی انتظامیہ کی جانب سے مذکورہ بالا واقع کے حوالے سے کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی نیز کیا کوئی FIR بھی درج کروائی گئی ہے اگر ہاں تو اس بابت پیشرفت سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ج) جنسی ہراسانی سے متعلقہ قوانین کے تحت متاثرہ طالبہ کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ کلچرل سٹڈیز کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق مذکورہ شعبہ میں جنسی ہراسانی سے متعلق کوئی شکایت کسی بھی طالبہ کی جانب سے موصول نہیں ہوئی۔

(ب) جی نہیں! شعبہ ہذا کی جانب سے موصول ہونے والی رپورٹ کی روشنی میں کسی قسم کی کارروائی یا ایف آئی آر کا جواز نہیں۔ کیونکہ ایسی کوئی شکایت ہی موصول نہیں ہوئی۔

(ج) جامعہ پنجاب میں ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی جانب سے وضع کردہ "جنسی ہراسمنٹ پالیسی" نافذ العمل ہے۔ اگر اس قسم کی کوئی شکایت موصول ہوئی تو اسے متعلقہ کمیٹی کو بھجوادیا جائے گا۔

لاہور پنجاب یونیورسٹی کے سکیورٹی عملہ کی تعداد، مراعات دیگر تفصیلات

*8666: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں سکیورٹی عملہ کتنے افراد پر مشتمل ہے نیز ان میں کتنے ملازمین کنٹریکٹ اور کتنے مستقل بنیادوں پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی ہذا کا سکیورٹی کا عملہ 24 گھنٹے اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکیورٹی کا عملہ فورس کی طرز پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔ جبکہ سکیورٹی عملہ کو دی جانے والی مراعات نہ ہونے کے برابر ہیں؟

(د) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں موجود سکیورٹی عملہ کو کیا کیا مراعات دی جاتی ہیں نیز یہ مراعات کس کس شکل میں دی جاتی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب یونیورسٹی میں موجود ملازمین کو جو کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(و) کیا حکومت پنجاب یونیورسٹی کے ملازمین کو فورس کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں 403 ملازمین اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن میں سے 228 مستقل بنیادوں پر اور 173 ملازمین contingency Paid Staff کی بنیاد پر اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں تاہم کوئی بھی ملازم بجٹ اسامی پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام نہیں کر رہا۔ یونیورسٹی کے قائداعظم کیمپس میں متعین سکیورٹی عملے کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

1۔ گرین یونیفارم سکیورٹی سٹاف (جنرل شفٹ) جو کہ مین گیٹس اور دیگر اہم مقامات پر متعین ہے: 280

2۔ سول ڈریس سکیورٹی سٹاف (جنرل ڈیپارٹمنٹ شفٹ) جو کہ قائداعظم کیمپس کے مختلف شعبہ جات میں متعین ہے:123

کل سکیورٹی سٹاف (جنرل شفٹ / جنرل ڈیپارٹمنٹ شفٹ):403

(ب) یونیورسٹی کا سکیورٹی عملہ 24 گھنٹے شفٹوں میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہے۔

(ج) یونیورسٹی میں تعینات سکیورٹی عملہ گورنمنٹ آف پنجاب کے مروجہ پے سکیل پر کام کر رہا ہے۔ ان کو تنخواہ اور دیگر مراعات ان کے سکیل اور گورنمنٹ کی منظور شدہ مراعات کے مطابق دی جا رہی ہیں۔

(د) یونیورسٹی میں تعینات سکیورٹی عملہ کو تنخواہ اور مراعات گورنمنٹ کے مروجہ قوانین کے مطابق دی جا رہی ہیں۔ مزید برآں یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق اضافی بونس اور عیدین کی مناسبت سے اضافی تنخواہیں بھی ادا کی جاتی ہیں۔

(ہ) یونیورسٹی ملازمین جو کہ کنٹریکٹ پر کام کر رہے تھے ان کو مروجہ قوانین کے مطابق گورنمنٹ کی پالیسی کی روشنی میں ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(و) یونیورسٹی کا سکیورٹی سٹاف اندرونی معاملات کو دیکھنے کے لئے بھرتی کیا گیا ہے اور مروجہ قوانین کے مطابق یونیورسٹی کیلنڈر میں فورس بنانے کے لئے کوئی واضح قانون موجود نہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے بعد پبلک اور پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

1427: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے بعد صوبہ بھر میں کتنی پبلک اور پرائیویٹ یونیورسٹیز کا وجود عمل میں آیا اور اس کے قیام سے پہلے پاکستان ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ماتحت کتنی پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیز صوبہ میں کام کر رہی تھیں ان یونیورسٹیز کا وجود کس طرح عمل میں لایا گیا اس کی بھی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قیام کے بعد صوبہ کی عوام کو خاطر خواہ فوائد حاصل ہوئے تو تفصیل بتائی جائے؟

(ج) یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس کی ڈگری و سرٹیفکیٹ کی ویریفیکیشن پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کرتا ہے یا پاکستان ہائر ایجوکیشن کمیشن تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کا چانسلر گورنر پنجاب کے ماتحت کام کرتا ہے یا محکمہ ہائر ایجوکیشن کے ماتحت کام کرتا ہے تفصیل بتائی جائے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ بہت سے شعبہ جات ایسے ہیں جو پبلک و پرائیویٹ سیکٹر میں خلاف ضابطہ کام کر رہے ہیں جن شعبہ جات میں پی ایچ ڈی اور ایم فل کے معیار کو نظر انداز کر کے پی ایچ ڈی اور ایم فل پروگرام شروع کروا دیئے جاتے ہیں اور طلباء وطالبات اپنا تعلیمی سیشن مکمل ہونے کے باوجود ڈگری لینے کے مجاز نہیں ہوتے حالانکہ انہوں نے اپنے اس تعلیمی سفر کے لئے خطیر رقم خرچ کی ہوتی ہے تمام پبلک پرائیویٹ سیکٹر کے شعبہ جات میں پروفیسر، ایسوسی ایٹ پروفیسر کی تفصیل مہیا کی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) قیام سے پہلے صوبہ میں حکومت پنجاب کے چارٹرڈ سے کل 62 پبلک سیکٹر اور 23 پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیاں اور وفاقی حکومت کے چارٹرڈ سے 6 پبلک اور 1 پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیاں کام کر رہی تھیں۔

قیام کے بعد پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن معزز اسمبلی کے ایکٹ کے تحت 2015 میں بنا اور 2015 سے صوبائی حکومت کے چارٹرڈ کے تحت اب تک 12 پبلک سیکٹر اور 8 پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹیز کا قیام کیا گیا۔ اور وفاقی حکومت کے چارٹرڈ کے تحت 1 پبلک اور 1 پرائیویٹ سیکٹر یونیورسٹی قائم ہوئی اور اب کل تعداد

صوبائی پبلک سیکٹر یونیورسٹیز:47

صوبائی پرائیوٹ یونیورسٹیز :31

پبلک سیکٹر وفاقی یونیورسٹیز: 7

پرائیوٹ سیکٹر وفاقی یونیو سٹیز: 2

تفصیل یونیورسٹیز ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
ملک میں یونیورسٹیز وفاقی و صوبائی اسمبلی کے ایکٹ کے تحت قائم کی جاتی ہیں۔
ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے قیام سے صوبہ کی عوام کو خاطر خواہ فوائد حاصل ہوئے ہیں جن کی تفصیل ۔
ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام ملک کے تعلیمی اداروں کی ڈگریوں کی تصدیق کا دائرہ اختیار ہائر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کے پاس ہے۔

(د) پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے ایکٹ 2015 کی سیکشن 3 کی شق 3 کے تحت کنٹرولنگ اتھارٹی وزیر اعلیٰ پنجاب ہیں

(ہ) تمام یونیورسٹیوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے پروگرام ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد کی اجازت سے شروع ہوتے ہیں۔

محکمہ ہائر ایجوکیشن کے لئے مختص ترقیاتی فنڈز، اخراجات اور نیز لاہور کے کالجز کے لئے فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1430: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہائر ایجوکیشن کو مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں ترقیاتی بجٹ کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے ہیں؟

(ب) ترقیاتی بجٹ میں سے کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا حکومت کو واپس کیا گیا؟

(ج) صوبہ بھر کے مین ترقیاتی فنڈز میں سے لاہور کے کالجز اور جامعات کو کتنے فنڈز مہیا کئے گئے؟

(د) موجودہ حکومت نے سال 2018 تا 2021 میں کتنے نئے سرکاری کالجز اور سرکاری یونیورسٹی کی منظوری دی اور وہ کن کن شہروں میں قائم ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) محکمہ اعلیٰ تعلیم کو مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں فراہم کردہ ترقیاتی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	مالی سال	فراہم کردہ ترقیاتی بجٹ
1۔	2019-20	3,505 ملین روپے
2۔	2020-21	4,450 ملین روپے

(ب) سال برائے 20-2019 میں 3,505 ملین روپے میں سے 3,457 ملین روپے خرچ کئے گئے جبکہ 21-2020 میں 4,450 ملین روپے میں سے 4,210 ملین روپے خرچ کئے گئے۔

(ج) صوبہ بھر کے ترقیاتی فنڈز میں سے مالی سال 20-2019 میں لاہور کے 360.951 ملین روپے مالیت کے 04 جاری شدہ منصوبہ جات کو مکمل کرنے کے لئے 68.673 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ 250 ملین روپے مالیت کے 03 نئے منصوبہ جات کے لئے 40.000 ملین روپے مختص کئے گئے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ عالمی وباء (Covid 19) کے باعث اس مالی سال کے دوران تمام نئے ترقیاتی منصوبہ جات کے مختص کئے گئے فنڈز کو محکمہ صحت کو دے دیا گیا تھا۔ جبکہ مالی سال 21-2020 میں لاہور کے جاری شدہ 288.014 ملین روپے مالیت کے 03 منصوبہ جات کے لئے 90 ملین روپے مختص کئے گئے۔

(د) موجودہ حکومت نے سال 2018 تا 2021 میں جن نئے سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں کی منظوری دی ان کی شہروار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کر رہے ہیں۔

Now, we take up the Punjab Protection of Women against violence (Amendment) Bill 2022. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

جناب محمد ہاشم ڈوگر: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: ڈوگر صاحب! اب میں نے گورنمنٹ بزنس شروع کر دیا ہے اب اس بل کو ختم ہونے دیں اس کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules *ibid* for immediate consideration of the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12"

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid for immediate consideration of the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12"

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the Rules ibid for immediate consideration of the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12"

(The motion was carried)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) خواتین کا تشدد سے تحفظ پنجاب 2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022, as recommended by the Special Committee No.12, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 10

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 10 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs!

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022,be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022,be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Protection of Women Against Violence (Amendment) Bill 2022,be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

رپورٹیں

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئیں)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs!

ضلعی حکومت ننکانہ صاحب کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja):Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of District Government Nankana Sahib, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of District Government Nankana Sahib, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب کی سکیم "فنانشل اور ڈیجیٹل مراحل کے ذریعے کسان کی خود مختاری" کے حسابات پر کارکردگی رپورٹ برائے مالی سال18-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on the Accounts of the Scheme "Empowerment of Kissan through Financial and Digital Inclusion" Agriculture Department, Government of the Punjab, for the Financial Year 2016-18.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on the Accounts of the Scheme "Empowerment of Kissan through Financial and Digital Inclusion" Agriculture Department, Government of the Punjab, for the Financial Year 2016-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

پراونشل ٹیکس مینجمنٹ سسٹم، پنجاب ریونیو اتھارٹی پر آئی ایس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 19-2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the IS Audit Report on Provincial Tax Management System, Punjab Revenue Authority for the Audit Year 2018-19.

MR SPEAKER: The IS Audit Report on Provincial Tax Management System, Punjab Revenue Authority for the Audit Year 2018-19 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کے اخراجات کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 (والیم اوّل اور دوم) کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (MrMuhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the expenditure Accounts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21 (Volume I & II).

MR SPEAKER: The Audit Report on the expenditure Accounts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21 (Volume I & II) has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

حکومت پنجاب کی ریونیو وصولی کے حسابات پر آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 21-2020 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on Revenue Receipt Accounts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21.

MR SPEAKER: The Audit Report on Revenue Receipt Accounts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2020-21 has been

laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

میونسپل کارپوریشن گوجرانوالہ کے حسابات پر سپیشل رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special audit Report on the Accounts of Municipal Corporation Gujranwala, for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Special audit Report on the Accounts of Municipal Corporation Gujranwala, for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

یونین کونسل۔147،رزاق کالونی لاہور کے حسابات پر سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال20-2019 کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of Union Council-147, Razaq Colony Lahore, for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on the Accounts of Union Council-147, Razaq Colony Lahore, for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

دانش سکول (بوائز اینڈ گرلز) ہرنولی، ضلع میانوالی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Daanish School (Boys & Girls) Harnoli, District Mianwali for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Daanish School (Boys & Girls) Harnoli, District Mianwali for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

میونسپل کمیٹی جہلم کی جانب سے میونسپل سروسز کی فراہمی پر کارکردگی آڈٹ رپورٹ
برائے آڈٹ سال20-2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on provision of Municipal Services by Municipal Committee Jhelum for the Audit Year 2019-20.

MR SPEAKER:The Performance Audit Report on provision of Municipal Services by Municipal Committee Jhelum for the Audit Year 2019-20 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee II for examination and report within one year.

جناب سپیکر: قواعد کی معطلی کی ایک تحریک ہے جسے جناب علی افضل ساہی، محترمہ مسرت جمشید، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ طلعت فاطمہ نقوی، محترمہ ام البنین ایم پی ایز ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مواصلات وتعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 و دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے جناب ارشد شریف سینئر اینکر پرسن کی شہادت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 و دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے جناب ارشد شریف سینئر اینکر پرسن کی شہادت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"رولز آف پروسیجر صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے Rule 234 کے تحت Rule 115 و دیگر متعلقہ relevant rules کو suspend کر کے جناب ارشد شریف سینئر اینکر پرسن کی شہادت کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایوان کا سینئر صحافی ارشد شریف کو کینیا میں شہید کرنے پر شدید الفاظ میں اظہار مذمت اور جوڈیشل انکوائری کا مطالبہ

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب ارشد شریف، سینئر اینکر پرسن جو کہ انتہائی حساس documentary تیار کر رہا تھا جس سے بہت سے لوگوں کو بے نقاب ہونا تھا کو کینیا میں فائرنگ کر کے شہید کرنے اور ان کی ٹارگٹ کلنگ پر دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے جو کہ صحافتی دُنیا کے ساتھ ساتھ پاکستانی عوام کا بھی نہ پُر ہونے والا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کا کینیا میں قتل آزادی اظہار رائے پر حملہ ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کے قتل کی شفاف جوڈیشل انکوائری کروائی جائے۔

یہ ایوان ان کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے لئے مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب ارشد شریف، سینئر اینکر پرسن جو کہ انتہائی حساس documentary تیار کر رہا تھا جس سے بہت سے لوگوں کو بے نقاب ہونا تھا کو کینیا میں فائرنگ کر کے شہید کرنے اور ان کی ٹارگٹ کلنگ پر دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے جو کہ صحافتی دُنیا کے ساتھ ساتھ پاکستانی عوام کا بھی نہ پُر ہونے والا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کا کینیا میں قتل آزادی اظہار رائے پر حملہ ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کے قتل کی شفاف جوڈیشل انکوائری کروائی جائے۔

یہ ایوان ان کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے لئے مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان جناب ارشد شریف، سینئر اینکر پرسن جو کہ انتہائی حساس documentary تیار کر رہا تھا جس سے بہت سے لوگوں کو بے نقاب ہونا تھا کو کینیا میں فائرنگ کر کے شہید کرنے اور ان کی ٹارگٹ کلنگ پر دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے جو کہ صحافتی دُنیا کے ساتھ ساتھ پاکستانی عوام کا بھی نہ پُر ہونے والا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ یہ ایوان سمجھتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کا کینیا میں قتل آزادی اظہار رائے پر حملہ ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ سینئر صحافی ارشد شریف کے قتل کی شفاف جوڈیشل انکوائری کروائی جائے۔

یہ ایوان ان کی فیملی کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے اور ان کے لئے مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔ اللہ پاک مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ! میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا جناب ارشد شریف مرحوم کی تدفین ہو گئی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول اور پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ابھی تک جناب ارشد شریف کی تدفین نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ اب اجلاس مورخہ 10۔نومبر 2022 بروز جمعرات بوقت دوپہر 2:00 بجے تک adjourn کیا جاتا ہے۔